20

ہفت روزہ

ندائے خلافت

لاہور

www.tanzeem.org

تنظیم اسلامی کا ترجمان

مسلسل اشاعت کا
34 واں سال

تنظیم اسلامی کا پیغام
خلافت راشدہ کا نظام

29 ذوالقعدہ تا 6 ذوالحجہ 1446ھ / 27 مئی تا 2 جون 2025ء

حج کا فلسفہ

اسلامی فلسفۂ زندگی اور اسلامی قانون واحکام دنیا کے لیے نعمت غیر مترقبہ ہیں جنہیں اپنا کر دنیا کے تمام غموں سے چھٹکارا پایا جاسکتا ہے اور صرف آخرت ہی نہیں، اس زندگی کو بھی قابل رشک بنایا جاسکتا ہے۔ قرآن وسنت سے دوری سے صرف مسلمان ہی اس کی خیر وبرکت سے محروم نہیں ہوئے بلکہ پوری انسانیت اس چشمہ حیات کے فیوض و برکات سے محروم ہوگئی۔ حج کی صورت میں مسلمانوں کا عظیم الشان اجتماع مقرر ہوا تاکہ دور دراز کے مسلمان، عوام وخواص مختلف رنگوں، نسلوں، زبانوں کے بولنے والے، مختلف الانواع تہذیب وثقافت، تمدن کے حامل، مگر ایک دین کے پیروکار اس عالمی اجتماع میں ایک دوسرے سے ملیں۔ باہمی تعارف ہو، ایک دوسرے کے مسائل ومشکلات سے آگاہ ہوں اور یہی ان کا بین الاقوامی مرکز قرار پائے۔ حج ایک ایسی عبادت ہے جس میں اتحاد، یقین اور نظم کے فوائد نہ صرف امت مسلمہ کے لیے بلکہ تمام دنیا کے لیے پنہاں ہیں۔ اس سے یقین محکم، عمل پیہم، محبت فاتح عالم کے انوار کی خیرات بٹتی ہے مگر ہم پر ایسے اندھے وبہرے حکمران اور شیطانی سائے مسلط ہیں، جن سے ہم ان انوار وبرکات سے خود ہی محروم ہیں، دوسروں کو کیا دیں گے۔ آج امت کہاں کہاں کس حال میں ہے۔ ہمارے حاکم ہمارے خادم ہیں یا خدام......؟ دور ونزدیک سے عوام کی آواز بااختیار لوگوں تک پہنچتی ہے یا راہوں میں ہی بھٹکتی ہے......؟ مظلوم کی ہر سطح پر دادرسی ہورہی ہے یا ظالم کو تحفظ اور مظلوم کو دھتکارا جاتا ہے......؟

آج مسلمانوں پر آمریت، ملوکیت اور جمہوری قبا، میں شہنشاہیت کی بدترین قوتیں مسلط ہیں۔ یہ ہمارا نظام ملوکیت ہے جو سامراج کے نسلی جدی پشتی غلاموں نے ہم پر مسلط کر رکھا ہے۔ یہ اُن کے لیے غلام جبکہ عوام کے لیے بادشاہ بنے بیٹھے ہیں۔ دعا کیجئے کہ اسلام کا نظام عدل اجتماعی ہمارے جیتے جی قائم ہوجائے، دنیا سے ظلم کا خاتمہ ہو اور حج ودیگر احکام شرع کے نتائج وثمرات سے عوام کی قسمت چمک اُٹھے اور رنجیدہ چہروں پر خوشی کے انوار ورونق نمودار ہو۔

مفتی عبدالقیوم خان

مسجدِ اقصیٰ کی حرمت اور فلسطینی مسلمانوں کو اپنی دعاؤں میں شامل رکھیں!

اس شمارے میں

ایک بڑی جنگ؟؟؟

آپریشن بُنْيَانٌ مَّرْصُوْصٌ کے بعد کرنے کے کام

ڈونلڈ ٹرمپ کا دورۂ مشرق وسطیٰ

یقیں محکم عمل پیہم

اذکارِ مسنونہ کی اہمیت

میدان جنگ سے فرار ہونے پر اللہ کا غضب

فرشتوں کی حضرت لوط علیہ السلام کے پاس خوبصورت لڑکوں کے روپ میں آمد

سُورۃُ العَنکبُوت — بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ — آیات: 33 تا 35

وَ لَمَّاۤ اَنۡ جَآءَتۡ رُسُلُنَا لُوۡطًا سِیۡٓءَ بِہِمۡ وَ ضَاقَ بِہِمۡ ذَرۡعًا وَّ قَالُوۡا لَا تَخَفۡ وَ لَا تَحۡزَنۡ ٝ اِنَّا
مُنَجُّوۡكَ وَ اَهۡلَكَ اِلَّا امۡرَاَتَكَ كَانَتۡ مِنَ الۡغٰبِرِيۡنَ ﴿۳۳﴾ اِنَّا مُنۡزِلُوۡنَ عَلٰۤى اَهۡلِ هٰذِهِ الۡقَرۡيَةِ
رِجۡزًا مِّنَ السَّمَآءِ بِمَا كَانُوۡا يَفۡسُقُوۡنَ ﴿۳۴﴾ وَ لَقَدۡ تَّرَكۡنَا مِنۡهَاۤ اٰيَةًۢ بَيِّنَةً لِّقَوۡمٍ يَّعۡقِلُوۡنَ ﴿۳۵﴾

آیت:۳۳ ﴿وَ لَمَّاۤ اَنۡ جَآءَتۡ رُسُلُنَا لُوۡطًا سِیۡٓءَ بِہِمۡ وَ ضَاقَ بِہِمۡ ذَرۡعًا﴾ ’’اور جب ہمارے فرستادے لوطؑ کے پاس پہنچے تو وہ اُن کی وجہ سے بہت پریشان اور دل میں تنگ ہوا‘‘

حضرت لوط علیہ السلام کی پریشانی کی اصل وجہ یہ تھی کہ فرشتے خوبصورت لڑکوں کے روپ میں وارد ہوئے تھے اور حضرت لوط علیہ السلام اپنی قوم کے اخلاق و کردار سے واقف تھے۔

﴿وَّ قَالُوۡا لَا تَخَفۡ وَ لَا تَحۡزَنۡ ٝ اِنَّا مُنَجُّوۡكَ وَ اَهۡلَكَ﴾ ’’انہوں نے کہا کہ آپؑ خوف نہ کھائیں اور نہ آپؑ رنجیدہ ہوں‘ ہم تو نجات دینے والے ہیں آپؑ کو بھی اور آپؑ کے اہلِ خانہ کو بھی‘‘

﴿اِلَّا امۡرَاَتَكَ كَانَتۡ مِنَ الۡغٰبِرِيۡنَ ﴿۳۳﴾﴾ ’’سوائے آپؑ کی بیوی کے‘ وہ ہوگی پیچھے رہ جانے والوں میں سے۔‘‘

آیت:۳۴ ﴿اِنَّا مُنۡزِلُوۡنَ عَلٰۤى اَهۡلِ هٰذِهِ الۡقَرۡيَةِ رِجۡزًا مِّنَ السَّمَآءِ بِمَا كَانُوۡا يَفۡسُقُوۡنَ ﴿۳۴﴾﴾ ’’ہم نازل کرنے والے ہیں اس بستی والوں پر ایک عذاب آسمان سے‘ بسبب اس فسق و فجور کے جو وہ کر رہے تھے۔‘‘

آیت:۳۵ ﴿وَ لَقَدۡ تَّرَكۡنَا مِنۡهَاۤ اٰيَةًۢ بَيِّنَةً لِّقَوۡمٍ يَّعۡقِلُوۡنَ ﴿۳۵﴾﴾ ’’اور ہم نے چھوڑ دی اس (بستی) میں سے ایک واضح نشانی ان لوگوں کے لیے جو عقل رکھتے ہیں۔‘‘

قومِ لوط کی بستی کے کھنڈرات قریش کی تجارتی شاہراہ پر موجود تھے، اس کے علاوہ بحیرۂ مردار (جسے بحرِ لوط بھی کہا جاتا ہے) بھی قومِ لوط کی بربادی کی کھلی نشانی ہے۔

درس حدیث

حج کی فرضیت اور فضیلت

عَنْ عَلِيٍّ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((مَنْ مَلَكَ زَادًا وَرَاحِلَةً تُبَلِّغُهُ إِلَى بَيْتِ اللّٰهِ وَلَمْ يَحُجَّ فَلَا عَلَيْهِ أَنْ يَمُوتَ يَهُودِيًّا، أَوْ نَصْرَانِيًّا. وَذَلِكَ أَنَّ اللّٰهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى يَقُولُ: وَلِلّٰهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ إِلَيْهِ سَبِيلًا ط)) (رواہ الترمذی)

حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ’’جس کے پاس سفرِ حج کا ضروری سامان ہو اور اس کو سواری میسر ہو جو بیت اللہ تک اس کو پہنچا سکے اور پھر وہ حج نہ کرے، تو کوئی فرق نہیں کہ وہ یہودی ہو کر مرے یا نصرانی ہو کر۔‘‘ اور یہ اس لیے کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ: ’’اللہ کے لیے بیت اللہ کا حج فرض ہے ان لوگوں پر جو اس تک جانے کی استطاعت رکھتے ہوں۔‘‘

ہفت روزہ لاہور
ندائے خلافت
تا خلافت کی بنا دُنیا میں ہو پھر استوار
لا کہیں سے ڈھونڈ کر اسلاف کا قلب و جگر
تنظیم اسلامی کا ترجمان نظامِ خلافت کا نقیب
بانی: اقتدار احمد مرحوم
29 ذوالقعدہ تا 6 ذوالحجہ 1446ھ جلد 34
27 مئی تا 2 جون 2025ء شمارہ 20
مدیر مسئول: حافظ عاکف سعید
مدیر: رضاء الحق
مجلس ادارت: ● فرید اللہ مروت ● محمد رفیق چودھری ● وسیم احمد باجوہ ● خالد نجیب خان
نگران طباعت: شیخ رحیم الدین
پبلشر: محمد سعید اسعد، طابع: رشید احمد چودھری
مطبع: مکتبہ جدید پریس، ریلوے روڈ، لاہور
مرکزی دفتر تنظیم اسلامی
''دارالاسلام'' ملتان روڈ چوہنگ لاہور۔ پوسٹل کوڈ 53800
فون: 78-35473375 (042)
E-Mail:markaz@tanzeem.org
مقام اشاعت: 36-کے، ماڈل ٹاؤن لاہور۔54700
فون: 03-35869501 فیکس: 35834000
nk@tanzeem.org
قیمت فی شمارہ 20 روپے
سالانہ زرِ تعاون
اندرون ملک۔۔۔۔۔۔800 روپے
بیرون پاکستان
امریکہ، کینیڈا، آسٹریلیا وغیرہ (21,000 روپے)
انڈیا، یورپ، ایشیا، افریقہ وغیرہ (16000 روپے)
ڈرافٹ، منی آرڈر یا پے آرڈر
''مکتبہ مرکزی انجمن خدام القرآن'' کے عنوان سے ارسال کریں۔ چیک قبول نہیں کیے جاتے
Email:maktaba@tanzeem.org
''ادارہ'' کا مضمون نگار حضرات کی تمام آراء سے پورے طور پر متفق ہونا ضروری نہیں

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ادار یہ
رضاء الحق

ایک بڑی جنگ؟؟؟

امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ کے حالیہ دورہ مشرقِ وسطیٰ کے دوران عرب ممالک نے ایک دوسرے سے بڑھ کر ''آقا'' کی آمد پر ان کے استقبال کے نام پر گل کھلائے۔ دینی احکامات کی دھجیاں اڑانا تو ایک طرف، عرب معاشرے اور اس کی ثقافت کو بھی پاؤں تلے روند ڈالا گیا۔ ایک ملک کے سربراہ نے قطار در قطار نوجوان عورتوں کو ٹرمپ اینڈ کمپنی کے سامنے نچوایا جیسے کبھی فراعنہ اور نمارد ہ کے درباروں میں لونڈیاں اپنے آقاؤں کو خوش کرنے کے لیے شرم و حیا کی ہر حد پار کر دیا کرتی تھیں۔ دوسرے اہم ترین مسلم ملک کے ولی عہد (اور وزیر اعظم) کی موجودگی میں اُن کی ٹیم میں شامل عورتوں (جو عددی لحاظ سے مردوں پر سبقت لینے کے قریب ہیں) نے شرم و حیا کے تمام لبادوں کو اتار پھینکا اور اسلامی اقدار و تعلیمات کو یکسر فراموش کرتے ہوئے ٹرمپ جیسے بدمعاش و بدکردار شخص سے ہاتھ ملاتی رہیں۔ وہ تلواریں جو غزہ کے مسلمانوں پر ڈیڑھ سال سے جاری مسلسل وحشیانہ اسرائیلی بمباری کے خلاف نہ اُٹھ سکیں، امریکی صدر کو اِنھی تلواروں کے سائے تلے خوش آمدید کہا گیا۔ اس موقع پر ہر عرب ملک کے سربراہ کا چہرہ خوشی سے دمک رہا تھا۔ بدقسمتی سے یہ وہی چہرے ہیں جو فلسطین کے مسلمانوں پر 77 سال سے جاری بدترین صہیونی مظالم اور مسجدِ اقصیٰ کی صہیونیوں کے ہاتھوں پامال ہونے پر متغیر تک نہ ہوئے۔

بہر کیف ان واقعات نے ہمیں حیران تو ہرگز نہیں کیا، کیونکہ عربوں میں ''وہن'' کی بیماری (حب الدنیا و کراہیت الموت) پیدا ہو جانے کی پیش گوئی تو احادیث مبارکہ میں موجود ہے اور یہ بھی مذکور ہے کہ وہ بدترین ذلت و رسوائی کا شکار ہوں گے گویا سمندر کی سطح پر تیرتے ہوئے خس و خاشاک کی مانند۔ پھر ''ویل للعرب'' کے نبوی کلام نے تقریباً 14 صدیاں قبل اُن کی تباہی کی واضح نشاندہی کر دی تھی۔ اسی طرح معروف حدیثِ جبریل میں بھی دنیا داری اور مادہ پرستی کا تذکرہ پانچویں اور آخری سوال کے جواب کے ایک حصّہ میں موجود ہے۔ ہمارے بعض اہلِ دانش کی رائے ہے کہ یہ تو ان کی صلاحیت کی طرف نشاندہی ہے کیونکہ اونچی اونچی عمارتیں بنانا ہر کسی کا کام نہیں۔ ایسے دانشوروں سے بصد احترام گزارش ہے کہ اپنے حجروں، خانقاہوں اور مدارس سے نکلیے اور خود دنیا کے حالات کا جائزہ لیجیے۔ پھر یہ کہ ایسی عمارتیں بنانے میں سرمایہ کاری تو عربوں کی ہی تھی کیونکہ سیاہ سونا یعنی خام تیل دریافت ہوا تو وہ بیٹھے بٹھائے کھربوں پتی بن گئے اور سرمایہ کاری کے نام پر پانی کی طرح پیسہ بہایا۔ لیکن حقیقت یہ ہے کہ اونچی سے اونچی عمارتیں کھڑی کرنے کا مقابلہ تو ان کے مابین تھا لیکن نقشے برطانیہ سے آتے تھے، تو سنگ مرمر فرانس، اٹلی اور مصر سے درآمد کیا جاتا تھا۔ ان جیسے دیگر کئی منصوبوں کے ٹھیکے امریکی کمپنیوں کو دیئے گئے۔ مزدوری کا قرعہ بیچارے پاکستانی، بنگلہ دیشی اور بھارتی مزدوروں کے نام نکلا۔ دن بھر کی ''مشقت'' سے تھکے ٹوٹے عربوں کی خدمت کی سعادت مشرق بعید سے ہجرت کرنے والیوں کو حاصل ہوئی۔ بہر حال یہ موضوع اپنا انتہائی اہم محل و مقام رکھتا ہے جس پر کسی اور موقع پر کلام ہوگا۔

ٹرمپ کی کابینہ کے 70 فیصد سے زائد افراد چونکہ بذاتِ خود کاروباری شخصیات ہیں، اس لیے وہ ہر معاملے کو کاروباری نگاہ سے ہی دیکھتے ہیں۔ مگر اسرائیل اور بھارت سے متعلق معاملات کرتے ہوئے وہ کاروباری اصول وضوابط اور تقاضوں کو فراموش کر دیتے ہیں۔ اسرائیل تو وہ مقدس گائے ہے جس کے سامنے

ٹرمپ ہو یا عرب حکمران سب ہی سجدہ ریز نظر آتے ہیں۔ بہر حال جیسا کہ عرض کیا کہ ٹرمپ کے حالیہ دورۂ مشرقِ وسطیٰ میں پیش آنے والے واقعات اور عربوں کے رویہ پر ہمیں حیرت تو ہرگز نہ ہوئی مگر پریشانی شدت اختیار کر گئی۔ صدر ڈونلڈ ٹرمپ کا دورہ مشرقِ وسطیٰ بلاشبہ تاریخی اہمیت کا حامل تھا اور بظاہر یہ ''میگا ڈیلز'' کا دورہ نظر آتا ہے۔ واشنگٹن پہنچنے پر اس دورہ پر امریکی صدر نے اپنے میزبانوں پر جو مبینہ تنقید کی وہ بھی سوشل میڈیا پر موجود ہے۔ (اگرچہ مصنوعی ذہانت کے اس دور میں اصل اور نقل میں فرق کرنا مشکل تر ہوتا جا رہا ہے۔) سُپر پاور امریکہ کے صدر ڈونلڈ ٹرمپ جدہ ایئر پورٹ پر جہاز سے اتر کر اپنی ٹائی سے ملتے جُلتے جامنی کارپٹ پر چل رہے تھے تو دنیا بھر میں یہ مناظر ٹی وی چینلز پر براہِ راست نشر ہو رہے تھے۔ اس سے پہلے ایئر فورس ون جب ریاض کے قریب پہنچا تو 6 سعودی پائلٹس نے امریکی ساختہ ایف 15 طیاروں کے ذریعے اُنہیں پروٹوکول دیا۔ ٹرمپ کی لیموزین کو سفید عربی گھوڑوں کے ساتھ روانہ کیا گیا۔ شاہی ٹرمینل میں قہوہ کی روایتی تقریب ہوئی جہاں اُنہیں صدیوں پرانی روایت کے مطابق سعودی ولی عہد کے ساتھ بٹھایا گیا۔ دنیا بھر کا میڈیا اُس وقت حیران ہو گیا جب صدر ٹرمپ نے قہوہ نہایت چالاکی سے سعودی ولی عہد کے پیچھے ایک ٹیبل پر رکھ دیا اور محوِ گفتگو ہو گئے۔ جو اس بات کا اشارہ تھا کہ تجارت، دوستی اور تعلقات اپنی جگہ، لیکن سُپر پاور کا صدر کسی پر اعتبار نہیں کرتا اور اپنی شرائط پر کام کرتا ہے۔ صدر ٹرمپ کا یہ طوفانی دورہ اپنے اندر مستقبل کا جغرافیائی، سیاسی اور معاشی منظر نامہ سموئے ہوئے تھا۔ عرب دنیا کی مہمان نوازی پر اظہارِ تشکر کے ساتھ ساتھ انہوں نے مشرقِ وسطیٰ کا سیاسی منظر نامہ اور مستقبل تبدیل کرنے والے کئی اعلانات بھی کر ڈالے۔

پورے دورے میں چار نکات بہت واضح نظر آئے۔ پہلا اسرائیل کو تسلیم کرانے کے لئے دباؤ بالفاظ دیگر غزہ اور فلسطین کو بھول جاؤ، دوسرا ایران کو جوہری ہتھیاروں کے حصول سے روکنا اور تیسرا شام سے پابندیوں کا خاتمہ اور چوتھا اربوں ڈالر کے کاروباری معاہدے، سرمایہ کاری اور تجارت۔ چونکہ وہ اپنے منہ آپ میاں مٹھو بننے کا بھی کوئی موقع ہاتھ سے نہیں جانے دیتے، اسی لئے جگہ جگہ پاکستان اور بھارت کے درمیان سیز فائر کا کریڈٹ لیتے رہے۔ سعودی عرب کی سرزمین پر کھڑے ہو کر دہشت گردی کے خلاف جنگ میں پاکستان کی قربانیوں کا اعتراف بھی کیا، جو نئے فیلڈ مارشل اور دوسری مرتبہ ملازمت میں توسیع حاصل کرنے والے، دونوں کے لیے یقیناً سرشاری کا باعث ہو گا اور حکومتِ پاکستان نے بھی سُکھ کا سانس لیا ہو گا۔ اس سب کے باوجود غزہ میں جاری مسلسل اسرائیلی بمباری اور فلسطینیوں کی نسل کشی پر ایک لفظ بھی ٹرمپ کی زبان پر نہ آسکا بلکہ کمال ہوشیاری سے بحث کا رُخ بحالیٔ امن اور یرغمالیوں کی رہائی کی طرف موڑ دیا۔

ڈونلڈ ٹرمپ نے شام کے عبوری صدر احمد الشرع سے اسرائیل کو تسلیم کرنے کا مطالبہ کیا جو انہوں نے بخوشی تسلیم کر لیا۔ سعودی عرب کو بھی ابراہام اکارڈز کا حصہ بننے پر زور دیا البتہ سعودی عرب جو 7 اکتوبر 2023ء سے قبل اس پر تیار تھا اب ذرا توقف سے کام لے رہا ہے۔ قطر کی جانب سے امریکا کو ایک پُرتعیش طیارہ بطور تحفہ بھی دیا گیا، جو مبینہ طور پر صدر ٹرمپ کے استعمال کے لیے ہوگا۔ ایک فورم میں سعودی ولی عہد نے کہا کہ مملکت 600 ارب ڈالرز کی سرمایہ کاری کے مواقع پر غور کر رہی ہے اور امید ہے کہ یہ بڑھ کر ایک ہزار ارب ڈالر تک پہنچ جائے گی۔ وائٹ ہاؤس کے مطابق 600 ارب ڈالر سے زیادہ کے اس پیکج میں 'تاریخ کا سب سے بڑا ہتھیاروں کا سودا' بھی شامل ہے۔ یہ سودا تقریباً 142 ارب ڈالر کے ہتھیاروں کی فروخت ہے۔ امریکا نے اسے 'تاریخ کا سب سے بڑا دفاعی معاہدہ' قرار دیا ہے جو پانچ اہم نکات پر مشتمل ہے: سعودی عرب کی فضائی اور خلائی صلاحیتوں کو مضبوط کرنا، میزائل دفاعی نظام، میری ٹائم اور کوسٹل سکیورٹی، زمینی اور سرحدی افواج کی جدید کاری، معلومات و مواصلاتی نظام کی بہتری، دفاع، توانائی، انفرا اسٹرکچر اور مصنوعی ذہانت جیسے شعبوں میں تعاون۔ سعودی عرب امریکا میں ڈیٹا سینٹرز، ایوی ایشن، صحت اور معدنیات میں اربوں ڈالر کی سرمایہ کاری کرے گا۔ گویا اپنے شہریوں کا تمام ڈیٹا امریکہ کے حوالے کر دے گا۔ امریکہ یہ ڈیٹا کیسے استعمال کرے گا سب جانتے ہیں لیکن سعودی عرب امریکی ہتھیار کس کے خلاف استعمال کرے گا، ہمارے لیے بھی معمہ ہے۔

قطر کے ساتھ ٹرمپ نے تجارتی اور دفاعی تعاون کے معاہدوں پر دستخط کیے ہیں جن میں امریکی کمپنی کے 200 ارب ڈالر مالیت کے 160 طیاروں اور امریکی ایم کیو بی 9 ڈرون طیاروں کی فروخت شامل ہے۔ پھر متحدہ عرب امارات کا دورہ کیا جس کا ہم ابتدا میں ذکر کر چکے ہیں۔ تمام معاشی مبصرین شام سے پابندیاں ہٹانے کو تجارت و بزنس کی نظر سے ہی دیکھتے ہیں، یعنی صدر ٹرمپ اپنے مشرقِ وسطیٰ کے دوستوں کو ایسا جیو پولیٹیکل فائدہ دینا چاہتے ہیں جو مستقبل میں اُن کے فیصلوں پر نظر انداز ہو سکے۔ صدر ٹرمپ کو ایک فائدہ یہ بھی ہوا ہے کہ غزہ کو نظر انداز کر کے ان کے اس معاشی پیکج پر گفتگو شروع ہو گئی ہے۔ ہمارے نزدیک موجودہ حالات میں صدر ڈونلڈ ٹرمپ کا دورہ مشرقِ وسطیٰ ایک دوسرے حوالے سے بھی غیر معمولی اہمیت کا حامل ہے۔ امریکی صدر نے ابوظہبی کے سعدیات جزیرے پر واقع ابراہیمک فیملی ہاؤس کا دورہ بھی کیا جہاں مسلمان، مسیحیوں اور یہودیوں کے لیے عبادت گاہیں ہیں۔

درحقیقت ٹرمپ کے دورے کا مقصد ابراہام اکارڈز دوم کے افتتاح کی حیثیت رکھتا ہے اور بظاہر عرب ممالک اس دام میں پھنس کر اسرائیل کو تسلیم کر لیں گے اور غزہ کو بھول جائیں گے۔ پھر جو ملک یا گروہ اسرائیل کے خلاف جائے گا اُسے دہشت گرد قرار دے کر سب اکٹھے ہو جائیں گے اور اسرائیل کی حفاظت میں تن من دھن لگا دیں گے۔ گویا عملی طور پر 'صہیونیوں کی عالمی غلامی' کو نافذ کرنا ٹرمپ کا اصل مقصد تھا۔ پاکستان کو وہ پہلے ہی بھارت کے خطرہ میں مصروف کر چکا ہے۔ قصہ کوتاہ اس وقت دنیا کو 3 انتہائی صاف دکھائی دینے والے معاملات نے گھیر رکھا ہے۔ 1۔ ملکی اور عالمی سطح پر انتہائی دائیں بازو کے بیانیے (مارو، نکال دو، یہ اپنے ہیں، وہ غیر ہیں، یہ دہشت گرد ہیں، وہ خارجی ہیں، قتل کر دو)۔ 2۔ ہر طرف اسلحہ کی خرید و فروخت (روایتی و غیر روایتی اسلحہ، جنگی طیارے، ڈرونز، دفاعی نظام، الیکٹرانک وارفیئر کا اسلحہ، سائبر وارفیئر کا اسلحہ، اسلحہ ہی اسلحہ)۔ 3۔ یہود کی عالمی بالادستی جس کے تحت دجالی نظام سے آگے بڑھ کر اب ''شہنشاہ'' یعنی مسایاح (دجال) کی آمد کی تیاریاں! 1+2+3 = دنیا ایک بڑی (عالمی) جنگ کی طرف بڑھ رہی ہے۔ واللہ اعلم! اللہ تعالیٰ مسلمان حکمرانوں اور مقتدر حلقوں کو سمجھ عطا فرمائے اور فتنۂ دجال کی اس شکل سے بھی محفوظ رکھے۔ آمین!

آپریشن بُنْیَانٌ مَّرْصُوْصٌ کے بعد کرنے کے کام

(قرآن وحدیث کی روشنی میں)

مسجد جامع القرآن قرآن اکیڈمی لاہور میں امیر تنظیم اسلامی محترم شجاع الدین شیخ حفظہ اللہ کے 16 مئی 2025ء کے خطاب جمعہ کی تلخیص

خطبۂ مسنونہ اور تلاوتِ آیاتِ قرآنی کے بعد!

بھارتی جارحیت کا جواب آپریشن بُنْیَانٌ مَّرْصُوْصٌ کے ذریعے بھرپور انداز میں دیا گیا۔ یہ اللہ تعالیٰ کی خاص مدد اور فضل کا مظہر تھا۔ اطلاعات کے مطابق بُنْیَانٌ مَّرْصُوْصٌ کے قرآنی الفاظ اس مسجد پر لکھے ہوئے تھے جسے پہلے پہل بھارت نے بمباری کرکے شہید کیا۔ وہیں سے یہ نام آپریشن کے لیے منتخب کیا گیا۔ اس مسجد کے نمازی برسوں سے ڈاکٹر اسرار احمدؒ اور پھر اُن کے شاگردوں سے سورۃ الصف کا درس سنتے رہے ہیں۔ اسی سورت کی آیت نمبر 4 میں بُنْیَانٌ مَّرْصُوْصٌ کے الفاظ آئے ہیں۔ یہ آیات تنظیم اسلامی کے منتخب نصاب میں بھی شامل ہیں۔ ڈاکٹر اسرار احمدؒ نے کئی مرتبہ ان آیات کا درس دیا ہے اور حالیہ آپریشن بُنْیَانٌ مَّرْصُوْصٌ کے دوران ڈاکٹر اسرار احمدؒ کے وہ کلپس سوشل میڈیا پر وائرل بھی ہوتے رہے۔ یہ خوش آئند بات ہے کہ ہماری افواج نے اس آپریشن کا نام سورۃ الصف کی اس آیت سے لیا لیکن ہمارا نقطۂ نظر یہ ہے کہ صرف دو الفاظ کو استعمال کر لینا کافی نہیں بلکہ ان آیات کا پورا سیاق و سباق بھی سامنے رہنا چاہیے۔ بنیادی طور پر سورۃ الصف کی ان آیات میں کیا پیغام دیا جا رہا ہے؟ آج اسی موضوع پر گفتگو ہوگی، اس کے علاوہ غزہ میں جو انسانی المیہ جنم لے رہا ہے اور دوسری ٹرمپ کے دورہ عرب ممالک کے موقع پر جس بے حمیتی کا مظاہرہ کیا گیا ہے، اس پر بھی کلام ہوگا۔ ان شاءاللہ!

بُنْیَانٌ مَّرْصُوْصٌ

سورۃ الصف کی آیت نمبر 4 میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

﴿اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الَّذِيْنَ يُقَاتِلُوْنَ فِيْ سَبِيْلِهٖ صَفًّا كَاَنَّهُمْ بُنْيَانٌ مَّرْصُوْصٌ ۝﴾ ''اللہ کو تو محبوب ہیں وہ بندے جو اس کی راہ میں صفیں باندھ کر قتال کرتے ہیں' جیسے کہ وہ سیسہ پلائی دیوار ہوں۔''

بُنْیَانٌ مَّرْصُوْصٌ سے مراد ایسی متحد اور منظم جماعت ہے جس سے ٹکرا کر دشمن پاش پاش ہو جائے۔ یہاں پہلی بات یہ معلوم ہوئی کہ اللہ کی راہ میں جدوجہد کرنی ہو تو وہ اکیلے اکیلے نہیں ہوتی بلکہ اس کے لیے ایک منظم جماعت کی ضرورت ہوتی ہے۔ ہمارا دین اجتماعیت کا تقاضا کرتا ہے۔ جس طرح ہم باجماعت نماز میں صفیں باندھ کر کھڑے ہوتے ہیں۔ اسی طرح اللہ کے دین کی سربلندی کے لیے جہاد کرنا ہو، دعوتِ دین کا کام ہو، نفاذِ دین کی جدوجہد ہو، دشمن سے جنگ کا سامنا ہو تو مسلمانوں کے لیے لازم ہے کہ وہ باہم متحد و منظم ہو کر ایسی مضبوط جماعت بن جائیں جیسے سیسہ پلائی ہوئی دیوار ہو۔

یہاں بُنْیَانٌ مَّرْصُوْصٌ سے پہلے فی سبیل اللہ کے الفاظ بھی آئے ہیں جس سے یہ واضح ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان لوگوں سے محبت کرتا ہے جو اللہ کی راہ میں

مرتب: ابو ابراہیم

سیسہ پلائی ہوئی دیوار بن کر لڑتے ہیں۔ یعنی یہاں محض قتال یا جنگ برائے جنگ، کسی علاقے، قبائلی یا قومی تعصب کی وجہ سے لڑی گئی جنگ مقصود نہیں ہے بلکہ وہ جنگ مقصود ہے جو اللہ کے دین کی سربلندی کے لیے لڑی گئی ہو۔

ایک آدمی نے رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا: یارسول اللہ ﷺ! ایک شخص غصے کی وجہ سے جنگ کرتا ہے، ایک شخص (قومی) حمیت کی بنا پر جنگ کرتا ہے، اللہ کے لیے لڑنا کیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ((لتكون كلمة الله هي العليا)) ''جو شخص اللہ کے دین کی سربلندی کے لیے لڑے، وہی اللہ کی راہ میں لڑنے والا ہے۔''

قتال فی سبیل اللہ کی کئی اقسام قرآن وحدیث میں بیان ہوئی ہیں۔ کبھی مسلمانوں کے دفاع کے لیے، کبھی مظلوم مسلمان بچوں اور عورتوں کی حفاظت کے لیے اور کبھی ظالم دشمن کے خلاف قتال کا تقاضا آتا ہے۔ سورۃ الحجرات میں تو یہاں تک بھی حکم آیا کہ مسلمانوں کے دو گروہ اگر لڑ پڑیں تو پہلے اُن میں صلح کرواؤ۔ اگر کوئی گروہ صلح پر آمادہ نہیں ہو رہا تو اس کے خلاف جنگ کرو۔ سب سے بڑھ کر اللہ کے دین کے قیام کے لیے باطل کے خلاف جنگ کرنا قتال فی سبیل اللہ ہے۔ سورۃ الانفال میں اللہ تعالیٰ حکم دیتا ہے:

﴿وَقَاتِلُوْهُمْ حَتّٰى لَا تَكُوْنَ فِتْنَةٌ وَّيَكُوْنَ الدِّيْنُ كُلُّهٗ لِلّٰهِ ۚ﴾ (الانفال:39) ''اور (اے مسلمانو!) ان سے جنگ کرتے رہو یہاں تک کہ فتنہ (کفر) باقی نہ رہے اور دین کل کا کل اللہ ہی کا ہو جائے۔''

یاد رکھیے کہ انفرادی سطح پر اللہ تعالیٰ نے انسان کو اختیار دیا ہے:

﴿اِنَّا هَدَيْنٰهُ السَّبِيْلَ اِمَّا شَاكِرًا وَّاِمَّا كَفُوْرًا ۝﴾ (الدھر:3) ''ہم نے اس کو راہ سجھا دی۔ اب چاہے تو وہ شکر گزار بن کر رہے' چاہے ناشکرا ہو کر۔''

چاہے کوئی اسلام کو اپنائے یا کفر کو اپنائے، اس دنیا میں انسان کو اختیار ہے، آخرت میں اسی حساب سے اس کو جزا یا سزا دی جائے گی۔ لیکن اجتماعی سطح پر اللہ تعالیٰ اپنی حاکمیت کے سوا کسی کی حاکمیت کو تسلیم نہیں کرتا۔ اجتماعی سطح پر حکم (قانون) صرف اللہ کا ہی چلنا چاہیے۔ سورۃ یوسف میں اللہ نے فرمایا:

﴿اِنِ الْحُكْمُ اِلَّا لِلّٰهِ ۭ﴾ (آیت:40) ''اختیار مطلق تو صرف اللہ ہی کا ہے۔''

اجتماعی سطح پر اللہ تعالیٰ صرف اپنی حاکمیت کا نفاذ چاہتا ہے۔ سورۃ الصف ہی کی آیت میں نمبر 9 میں رسول اللہ ﷺ کا مقصد بعثت بیان ہوا:

﴿هُوَ الَّذِيْٓ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰى وَدِيْنِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهٗ عَلَى الدِّيْنِ كُلِّهٖ وَلَوْ كَرِهَ

الْمُشْرِكُوْنَ ⑨﴾ (الصف: 9) ''وہی ہے (اللہ) جس نے بھیجا اپنے رسولؐ کو الہدیٰ اور دینِ حق کے ساتھ تاکہ غالب کردے اس کو پورے نظامِ زندگی پر' اور خواہ مشرکوں کو یہ کتنا ہی ناگوار ہو!''

یہ آیت سورۃ الصف کا مرکزی مضمون ہے۔ اللہ کے رسول ﷺ کی زندگی کا مشن اللہ کے دین کا نفاذ تھا، اسی مقصد کے لیے آپ ﷺ نے جہاد وقتال کیا اور اسی مقصد کے لیے آپ ﷺ کی جماعت سیسہ پلائی ہوئی دیوار بن کر لڑی۔ بُنْيَانٌ مَّرْصُوْصٌ کے الفاظ اسی تناظر میں اس میں آئے۔

اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول ﷺ کو مکمل دین دیئے کر بھیجا ہے، ایسا ہرگز نہیں ہے کہ صرف قرآن کے کسی حصے کی تلاوت کرلی جائے، قرآن کے کچھ الفاظ کو اپنے کسی مقصد کے لیے استعمال کرلیا جائے، مساجد میں نسخے رکھوا دیے جائیں، مرحوم کے لیے تلاوت کی جائے بلکہ قرآن الھدیٰ ہے۔ اس ہدایت کو اپنی انفرادی اور اجتماعی زندگی کے تمام گوشوں پر غالب کرنا مقصود ہے۔ ہمارا سیاسی، معاشی اور معاشرتی نظام اسی ہدایت کے تابع ہونا چاہیے۔ یہی اللہ کے رسول ﷺ کا مشن تھا اور ختم نبوت کے بعد یہ مشن اس اُمت کو سونپا گیا کہ اللہ کی زمین پر اللہ کا دین نافذ ہو۔ اگلی آیت میں مزید ہدایت آگئی:

﴿يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا هَلْ اَدُلُّكُمْ عَلٰى تِجَارَةٍ تُنْجِيْكُمْ مِّنْ عَذَابٍ اَلِيْمٍ ⑩﴾ (الصف: 10)

''اے ایمان کے دعوے دارو! کیا میں تمہیں ایسی تجارت کے بارے میں بتاؤں جو تمہیں دردناک عذاب سے چھٹکارا دلا دے؟''

یہاں جہنم کا دردناک عذاب مراد ہے۔ اس دائمی عذاب سے نجات کے لیے اللہ تعالیٰ ہمیں ایک آسان پیش کش کر رہا ہے۔ فرمایا:

﴿تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَتُجَاهِدُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ بِاَمْوَالِكُمْ وَاَنْفُسِكُمْ ۭ﴾ (الصف: 11)

''(وہ یہ کہ) تم ایمان لاؤ اللہ اور اُس کے رسولؐ پر اور جہاد کرو اللہ کے راستے میں اپنے مالوں اور اپنی جانوں کے ساتھ۔''

اس آیت میں ایمان والوں سے خطاب ہے اور سب سے پہلے ایمان لانے کا تقاضا کیا جا رہا ہے۔ یعنی صرف زبان سے کلمہ پڑھ لینا مقصود نہیں ہے بلکہ دل کے یقین کے ساتھ ایمان لاؤ اور پھر اپنی جانوں اور مالوں کے ساتھ اللہ کی راہ میں جہاد کرو۔ جب سچا ایمان دل میں ہوتا ہے تو عمل ثبوت پیش کرتا ہے۔ پھر انسان اللہ کی راہ میں جان دینے سے بھی گریز نہیں کرتا اور آخرت کے حساب سے یہی سب سے زیادہ فائدے کا سودا ہے۔ فرمایا:

﴿ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ⑪﴾

(الصف: 11) ''یہ تمہارے لیے بہتر ہے اگر تم سمجھ رکھتے ہو۔''

یہ اللہ تعالیٰ بتا رہا ہے جو زمین وآسمان، جن وانس سمیت پوری کائنات کو بنانے والا ہے۔ ہم اپنے علم اور تجربے کے حساب سے اپنی اولاد کو نصیحت کرتے ہیں کہ فلاں کورس کرلو، فلاں ڈگری حاصل کرلو تو یہ ہو جائے گا، فلاں ہو جائے گا لیکن اللہ تعالیٰ سب سے بڑھ کر فائدے کا سودا بتا رہا ہے کیونکہ آخرت کی دائمی زندگی کا مسئلہ ہے اور اس کے لیے یہ کوئی زیادہ قیمت نہیں ہے۔ خلاصۂ کلام یہ ہے کہ ہمارے اربابِ اختیار نے اگر دشمن کے خلاف آپریشن کا نام قرآن سے لیا، فجر کے وقت کا انتخاب کیا اور نعرہ تکبیر کے ساتھ آغاز کیا تو یہ بہت خوش آئند ہے مگر اتنا کافی نہیں ہے۔ اللہ کے رسول ﷺ کی زندگی کا مشن بھی انہی آیات میں بیان ہوا ہے، اس مشن کو پورا کرنا بھی ہم سب کی ذمہ داری ہے۔ یعنی اللہ کے مکمل دین کے نفاذ کے لیے بھی ہم جدوجہد کریں، قتال کی ضرورت پڑے تو باطل کے خلاف سیسہ پلائی ہوئی دیوار ثابت ہوں۔ یہ ان آیات کا اصل مفہوم ہے۔

کامیابی پر اللہ کا شکرانہ

آپریشن بُنْيَانٌ مَّرْصُوْصٌ کی کامیابی پر ہمیں اللہ کا شکر ادا کرنا چاہیے۔ یہ نہ ہو کہ ہم اس کا کریڈٹ خود لینے کی کوشش کریں اور تکبر میں اکڑ جائیں۔ جیسا کہ جشن منانے، بھنگڑے ڈالنے، سینہ تاننے اور بڑائی کا اظہار کرنے کی باتیں سامنے آرہی ہیں۔ یہ بڑی ناشکری کی باتیں ہیں، بجائے اس کے ہمیں سب سے زیادہ جس چیز کی ضرورت ہے وہ اللہ کی طرف رجوع کرنا ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے ہم پر اپنا فضل وکرم کیا۔ بے شک پاک فوج، خصوصاً ہماری فضائیہ نے بہت اچھی کارکردگی کا مظاہرہ کیا، افواج کا جذبہ بھی تھا، پیچھے قوم کی دعائیں بھی تھیں، سب کچھ تھا مگر سب سے بڑھ کر اللہ کی مدد تھی۔ ہمیں اللہ کے سامنے جھکنا چاہیے۔ ہمارے لیے اُسوہ، رسول اللہ ﷺ کی سیرت ہے۔ فتح مکہ کے موقع پر آپ ﷺ اس عاجزی کے ساتھ مکہ مکرمہ میں داخل ہو رہے تھے کہ آپ ﷺ کی پیشانی اونٹ کے کجاوے کو چھو رہی تھی اور آپ کی زبان مبارک پر اللہ کی حمد اور شکر کے کلمات جاری تھے۔ اس موقع پر سورۃ النصر نازل ہوئی۔ فرمایا:

''جب آجائے مدد اللہ کی اور فتح نصیب ہو اور آپؐ دیکھ لیں لوگوں کو داخل ہوتے ہوئے اللہ کے دین میں فوج در فوج تو پھر آپؐ اپنے رب کی حمد کے ساتھ اس کی تسبیح کیجیے اور اس سے مغفرت طلب کیجیے۔ یقیناً وہ بہت توبہ قبول فرمانے والا ہے۔''

حضور ﷺ تو معصوم تھے اور اللہ کے دین کو قائم کرنے کے لیے ہی مکہ فتح کر رہے تھے اس کے باوجود استغفار کا حکم آپ ﷺ کے لیے آگیا۔ ذرا سوچئے کہ ہمیں کس قدر استغفار کرنے کی ضرورت ہوگی۔ لہٰذا بجائے اس کے کہ ہم آپریشن بنیان مرصوص کی کامیابی پر جشن منائیں اور سینے تان کر اکڑ جائیں، عاجزی کے ساتھ رب کے حضور شکرانے کے طور پر جھک کر سجدہ کرنا چاہیے اور اس کی مدد اور فضل کا مزید طالب ہونا چاہیے۔

پاکستان کا دفاع اور استحکام

ڈاکٹر اسرار احمدؒ فرمایا کرتے تھے کہ پاکستان کا دفاعی نظام مضبوط ہونا چاہیے، تربیت یافتہ فوج، ایٹمی صلاحیت، جدید ٹیکنالوجی، سیاسی اور معاشی استحکام، قومی یکجہتی و ہم آہنگی سب کچھ اپنی جگہ ہے، یہ سب ہونا چاہیے اور یہ ایک غیر مسلم ملک کے لیے بھی ضروری ہوتا ہے مگر پاکستان کے تقاضے اس سے بڑھ کر بھی ہیں۔

اپنی ملت پر قیاس اقوامِ مغرب سے نہ کر
خاص ہے ترکیب میں قومِ رسولِ ہاشمیؐ

کافروں کا معاملہ الگ ہے، مسلمان کا معاملہ الگ ہے۔ مسلمان کے لیے سب سے بڑھ کر اللہ کی مدد ضروری ہے۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن میں بتادیا:

﴿يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِنْ تَنْصُرُوا اللّٰهَ يَنْصُرْكُمْ وَيُثَبِّتْ اَقْدَامَكُمْ ⑦﴾ (محمد: 7)

''اے اہلِ ایمان! اگر تم اللہ کی مدد کرو گے تو اللہ تمہاری مدد کرے گا اور وہ تمہارے قدموں کو جما دے گا۔''

سورۃ آلِ عمران میں فرمایا:

''(اے مسلمانو! دیکھو) اگر اللہ تمہاری مدد کرے گا تو کوئی تم پر غالب نہیں آسکتا اور اگر وہ تمہیں چھوڑ دے (تمہاری مدد سے دست کش ہو جائے) تو کون ہے جو تمہاری مدد کرے گا اس کے بعد؟ اور اللہ ہی پر توکل کرنا چاہیے ایمان والوں کو۔'' (آلِ عمران: 160)

اللہ کی مدد تب آئے گی جب ہم اللہ کے رسول ﷺ کے مشن پر گامزن ہوں گے۔ یعنی اقامتِ دین کی جدوجہد میں اپنے آپ کو کھپائیں گے۔ لہٰذا قرآن سے دو الفاظ کو استعمال کرلینا کافی نہیں بلکہ رسول اللہ ﷺ کے مشن کو اپنانا ضروری ہے۔

وقت فرصت ہے کہاں کام ابھی باقی ہے
نورِ توحید کا اتمام ابھی باقی ہے

ہم نے نفاذِ اسلام کے وعدے پر اس مملکت کو حاصل کیا

تھا۔ جدید مسلم ریاستوں میں سے دیگر کسی مسلم ریاست نے یہ دعویٰ نہیں کیا تھا۔ اس کی طرف قوم کو توجہ کرنے کی ضرورت ہے۔ اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے ساتھ جنگ کر کے ہم کھڑے نہیں رہ سکتے۔ اللہ کے ساتھ بے وفائی کر کے اللہ کی مدد نہیں آئے گی۔ ریاست کی سطح پر ہم نے شریعت کے احکامات کو پامال کیا ہوا ہے، اللہ کے دین کو ہم نے قائم و نافذ نہیں کیا۔ یہ ہمارا قومی جرم ہے۔ اگر اللہ ہماری مدد نہیں کرے گا تو پھر کون ہمیں دشمنوں سے بچائے گا؟ حل سچی توبہ ہے۔ ہم اجتماعی سطح پر اللہ سے معافی مانگیں اور سچے دل کے ساتھ اللہ کے رسول ﷺ کے مشن کو اپنا مشن بنا لیں۔ اسی میں ہماری بھلائی ہے۔

یہ ایک سجدہ جسے تو گراں سمجھتا ہے
ہزار سجدے سے دیتا ہے آدمی کو نجات

سیکولر حضرات کی خدمت میں

انڈیا کے خلاف آپریشن کا نام قرآنی الفاظ پر رکھنے کی وجہ سے ہمارا سیکولر اور لبرل طبقہ بہت زیادہ تلملا اُٹھا ہے۔ وہ حیران ہے کہ سرکاری سطح پر قرآن کے الفاظ استعمال ہو رہے ہیں، قوم اللہ اکبر کے نعرے لگا رہی ہے، کہیں فوجی جوان نمازِ فجر ادا کر رہے ہیں اور اللہ کا نام لے کر آپریشن شروع کر رہے ہیں، ریاست کے سپہ سالار اپنی تقریر میں قرآن کی تلاوت کر رہے ہیں۔ قرآنی آیات سے استدلال کر رہے ہیں۔ سیکولر اور لبرل طبقہ کے مطابق پاکستان کو تو سیکولر سٹیٹ ہونا چاہیے تھا، وہ کہتے ہیں کہ ریاست کا مذہب کے ساتھ کیا تعلق ہے؟ مذہب انفرادی معاملہ ہے وغیرہ۔ اس طبقہ سے ہماری گزارش ہے کہ وہ آئین میں دیکھیں اس ملک کا نام اسلامی جمہوریہ پاکستان واضح طور پر لکھا ہوا ہے۔ یہ دنیا میں واحد ملک ہے جو اسلام کے نام پر لیا گیا ہے، قرارداد مقاصد میں لکھا ہے کہ حاکمیت اعلیٰ صرف اللہ تعالیٰ کی ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ یہاں نظام اور قانون بھی اللہ کا ہونا چاہیے۔ صرف اسی لیے ہمارے آباء واجداد نے پاکستان کے لیے بے انتہا قربانیاں دی ہیں۔

مسئلہ فلسطین اور ٹرمپ کا دورہ عرب ممالک

غزہ کے نہتے مسلمان خون میں نہا رہے ہیں، بچے بھوک سے مر رہے ہیں۔ اس قدر خوفناک صورتحال ہے کہ فرانس جیسا ملک چلا اُٹھا ہے، اٹلی چلا اُٹھا ہے، یورپ کے کئی ممالک آواز اُٹھا رہے ہیں، اسرائیلی بمباری مسلسل جاری ہے۔ دوسری طرف بھارت پاکستان پر جارحیت کے لیے پر تول رہا ہے، مودی نے برملا کہہ دیا جنگ ختم نہیں ہوئی بلکہ رُکی ہے۔ اطلاعات یہ بھی ہیں کہ جنگ بندی عارضی ثابت ہوگی۔ بھارت کو اسرائیل کی مکمل سپورٹ حاصل ہے، حالیہ جنگ میں بھی بھارت نے اسرائیلی ڈرونز کا استعمال کر کے نہتے پاکستانی شہریوں کا خون بہایا ہے۔ اُدھر یہودی گریٹر اسرائیل کے منصوبے کو پورا کرنے کے لیے مسلمانوں کا خون بہا رہے ہیں، اِدھر مودی اکھنڈ بھارت کا خواب پورا کرنے کے لیے جنگ مسلط کر رہا ہے اور ان دونوں کی پشت پر امریکہ ہے۔ امریکہ کی مسلم دشمنی اور عزائم سب کے سامنے ہیں۔ خاص طور پر ڈونلڈ ٹرمپ نے آتے ہی 2000 بم بھی اسرائیل کو سپلائی کر دیئے جو جوبائیڈن نے روکے تھے۔ یہی اسلحہ استعمال کر کے اسرائیل فلسطینی مسلمانوں کی نسل کشی کر رہا ہے۔ دوسری طرف عرب ممالک کے حکمرانوں کا طرزِ عمل دیکھئے کہ ڈونلڈ ٹرمپ کے دورہ کے موقع پر جشن منایا جا رہا ہے، اس کے سامنے عورتوں سے رقص کروایا جا رہا ہے۔ تلواروں کے سائے میں اس کو خوش آمدید کہا جا رہا ہے۔ یہی تلوار اسرائیل کے خلاف اُٹھنے کے لیے تیار نہیں ہے لیکن اسرائیل کو اسلحہ فراہم کرنے والوں کے استقبال کے لیے اُٹھ رہی ہے۔ ادھر غزہ میں بچے بھوک پیاس سے مر رہے ہیں، ان کو دینے کے لیے عرب ممالک کے پاس کچھ نہیں ہے لیکن ٹرمپ کو کروڑوں ڈالرز کے تحائف دیئے جا رہے ہیں، اربوں ڈالرز کے معاہدے کیے جا رہے ہیں۔ روزِ قیامت اللہ کے سامنے کیا جواب دیں گے؟ کب تک اپنی کرسی اور اقتدار کے لالچ میں باطل کے قدموں میں سجدہ ریز رہو گے۔ اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں مسلمانوں سے مخاطب ہے:

''اور (اے مخاطب) ہرگز راضی نہ ہوں گے تم سے یہودی اور نہ نصرانی جب تک کہ تم پیروی نہ کرو ان کی ملت کی۔ کہہ دو ہدایت تو بس اللہ کی ہدایت ہے اور (اے مخاطب) اگر تم نے ان کی خواہشات کی پیروی کی اُس علم کے بعد جو تمہارے پاس آ چکا ہے' تو نہیں ہوگا اللہ کے مقابلے میں تمہارے لیے کوئی مددگار اور نہ حمایتی۔'' (البقرۃ:120)

کیا امریکہ کی مدد نہیں اس آفت سے بچا سکتی ہے جو ان کے سروں پر پہنچ چکی ہے۔ حدیث میں اس کی خبر ہے۔ بانی تنظیم اسلامی اکثر اس حدیث کو بیان فرمایا کرتے تھے۔

((وَيْلٌ لِلْعَرَبِ مِنْ شَرٍّ قَدِ اقْتَرَبَ)) ''عربوں کی بربادی ہونے والی ہے اس آفت کی وجہ سے جو ان کے سروں پر پہنچ چکی ہے۔''

صہیونی گریٹر اسرائیل کا نقشہ بار بار جاری کر رہے ہیں اور دعویٰ کر رہے ہیں کہ نیل سے لے کر فرات تک کا سارا علاقہ وہ اسرائیل میں شامل کریں گے۔ نیتن یاہو تو یہاں تک کہہ رہا ہے کہ وہ مدینہ منورہ پر بھی قبضہ کریں گے۔ (معاذ اللہ) آج اسرائیل غزہ پر قبضہ کر رہا ہے، شام، اردن اور لبنان میں مداخلت کر رہا ہے۔ اس کے بعد باری دیگر عرب ممالک کی بھی آئے گی۔ لازم تھا کہ عرب حکمران اللہ سے رجوع کرتے اور متحد ہو کر اسلام دشمن قوتوں کا مقابلہ کرتے۔ اسی میں ان کی آخرت کی بھی بھلائی تھی اور دنیا کی بھی۔ پاکستانی قوم سے بھی ہماری اپیل ہے کہ پاک بھارت کشیدگی کے دوران غزہ کے مسلمانوں کو مت بھولیں، انہیں آپ کی مالی اور اخلاقی مدد کی ضرورت ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو غیرت دینی عطا کرے اور اُمتی والے کام کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین!

❁❁❁

ضرورت رشتہ

☆ لاہور میں رہائش پذیر اردو سپیکنگ صدیقی فیملی کو اپنی بیٹی، عمر 19 سال، تعلیم بی ایس سی (سائیکالوجی)، قد "1 .'5 خوب سیرت وصورت، صوم وصلوٰۃ کی پابند، امورِ خانہ داری میں ماہر کے لیے دینی مزاج کے حامل، تعلیم یافتہ، برسرروزگار لڑکے کا رشتہ درکار ہے۔ والدین رابطہ کریں۔

برائے رابطہ: 0336-7132233
0323-4660994

☆ لاہور میں رہائش پذیر ملک فیملی کو اپنی بیٹی، عمر 26 سال، تعلیم بی ایس سی ایل کمپیوٹر سائنس، قد "5 .'5، کے لیے دینی مزاج کے حامل، تعلیم یافتہ برسرروزگار لڑکے کا رشتہ درکار ہے۔

برائے رابطہ: 0322-8947844

☆ لاہور میں رہائش پذیر فیملی کو اپنی بیٹی، عمر 25 سال، تعلیم ایم بی اے (جاری) ایک سالہ فہم دین کورس، صوم وصلوٰۃ اور پردے کی پابند کے لیے دینی مزاج کے حامل، تعلیم یافتہ، برسرروزگار لڑکے کا لاہور سے رشتہ درکار ہے۔

برائے رابطہ: 0300-7999817

اشتہار دینے والے حضرات نوٹ کر لیں کہ ادارہ ہذا صرف اطلاعاتی رول ادا کرے گا اور رشتہ کے حوالے سے کسی قسم کی ذمہ داری قبول نہیں کرے گا۔

ابراہیم اکارڈ ایسا صیہونی حربہ ہے جس کے ذریعے امریکہ عرب ممالک کو بغیر جنگ اسرائیل کے سامنے جھکانا چاہتا ہے: رضاء الحق

عرب حکمرانوں نے ٹرمپ کے استقبال اور اس کے ساتھ معاہدوں میں مسلم عوام اور عرب ممالک کے مفادات کو نظرانداز کر کے صرف ذاتی مفاد کو مدنظر رکھا: بریگیڈیئر (ر) رفعت اللہ

میزبان: وسیم احمد

"ڈونلڈ ٹرمپ کا دورہ مشرق وسطیٰ"

پروگرام "زمانہ گواہ ہے" میں معروف تجزیہ نگاروں اور دانشوروں کا اظہار خیال

سوال: امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ کے حالیہ دورہ مشرق وسطیٰ کے پس پردہ مقاصد کیا تھے؟

رضاء الحق: اقبال نے جیسے فرمایا تھا کہ

دنیا کو ہے پھر معرکہ روح و بدن پیش
تہذیب نے پھر اپنے درندوں کو ابھارا
اللہ کو پامردی مومن پہ بھروسہ
ابلیس کو یورپ کی مشینوں کا سہارا

امریکہ کا مشرق وسطیٰ کے حوالے سے جو منصوبہ ہے، وہ اب کسی سے ڈھکا چھپا نہیں ہے، سب کچھ وہ خود ظاہر کر رہے ہیں۔ بنیادی طور پر دوسری جنگ عظیم کے بعد سے ہی امریکہ پر یہودی لابی کا غلبہ ہے۔ اُس وقت سوویت یونین بہرحال امریکہ کے مدمقابل ایک سپر پاور تھا جو مارکسزم کی بنیاد پر یہودی سرمایہ دارانہ نظام کے لیے خطرہ تھا۔ اس سے نمٹنے کے لیے پہلے سیٹو سینٹو اور پھر نیٹو بنایا گیا۔ سرد جنگ کے بعد 1989ء کے اختتام تک جب سوویت یونین شکست و ریخت کا شکار ہو گیا تو اس کے بعد امریکہ سپریم پاور آف دی ورلڈ بن گیا۔ پوچھا گیا کہ آپ کا بڑا دشمن تو ختم ہو گیا اب نیٹو کا کیا جواز باقی رہتا ہے تو کہا گیا کہ اب مسلم بنیاد پرستی، انتہا پسندی اور سیاسی اسلام ہمارا سب سے بڑا دشمن ہے کیونکہ اسلام سرمایہ دارانہ نظام کے متبادل اپنا سیاسی، معاشی اور معاشرتی نظام پیش کرتا ہے اور اجتماعی سطح پر اپنا غلبہ چاہتا ہے۔ سیمیل ہنٹنگٹن نے اس حوالے سے کلیش آف سیولائزیشنز کے عنوان سے ایک کتاب بھی لکھ ڈالی۔ فرانسس فوکایاما نے تو "اینڈ آف ہسٹری" کے عنوان سے کتاب لکھ کر یہاں تک دعویٰ کر ڈالا کہ اب امریکی تہذیب ہی دنیا کی آخری تہذیب ہوگی، اس کے بعد کسی تہذیب کی گنجائش نہیں۔ یہ ایجنڈے اور پالیسیاں امریکی ادارے بناتے ہیں جن پر یہود کا مکمل کنٹرول ہے۔ اب ان کی توجہ مشرق وسطیٰ پر مرکوز ہو گئی۔ اوباما کے دوسرے دور حکومت میں اُس وقت کی امریکی سیکرٹری آف سٹیٹ ہیلری کلنٹن نے Pivot to Asia پالیسی کا باقاعدہ اعلان کیا جس کا ایک مقصد اسرائیل کی توسیع کی جانب بڑھنا تھا۔ لہٰذا اس حوالے سے کچھ اہداف انہوں نے جنگوں کے ذریعے حاصل کیے، کچھ ابراہیم اکارڈ جیسے فریب دے کر حاصل کیے گئے۔ عرب ممالک کی بادشاہتیں قائم کرنے اور انہیں پروان چڑھانے میں بھی امریکی ڈیپ سٹیٹ کا ہاتھ رہا ہے اور یہی وجہ ہے کہ اسرائیل کے توسیعی منصوبوں میں یہ عرب بادشاہتیں بالکل بھی رکاوٹ نہیں بنیں بلکہ زیادہ تر نے اسرائیل کو تسلیم کر لیا ہے۔ یہاں تک کہ اب غزہ کو بھی بالکل تباہ کر دیا گیا ہے۔ مغربی کنارہ اگرچہ ابھی باقی ہے مگر اسرائیل کے خلاف مزاحمت دم توڑ رہی ہے۔

مرتب: محمد رفیق چودھری

سوال: ڈونلڈ ٹرمپ کا عرب کے مسلم حکمرانوں نے پُرجوش استقبال کیا، حالانکہ امریکہ کے ہاتھ فلسطینی مسلمانوں کے خون سے رنگے ہوئے ہیں۔ ایسے ملک کے سربراہ کا استقبال کیا معنی رکھتا ہے؟

بریگیڈیئر(ر) رفعت اللہ: دنیا کی ہر ریاست اپنے قومی مفاد کے لیے کام کرتی ہے لیکن دیکھنا یہ ہے کہ عرب حکمران جو کچھ کر رہے ہیں وہ مسلم عوام کے مفاد کے لیے کر رہے ہیں یا صرف اپنی بادشاہتوں کے لیے کر رہے ہیں۔ عرب میں کئی بادشاہتوں کو عرب سپرنگ کے ذریعے ختم کر دیا گیا کیونکہ وہ مغربی مفادات پر پورا نہیں اُتر رہی تھیں لیکن جہاں مغرب کو اپنے مفاد کے لیے بادشاہتوں کی ضرورت تھی وہ اب بھی قائم ہیں۔ جہاں سے انہیں ڈر تھا کہ اسرائیلی مظالم کے خلاف مسلم عوام احتجاج کریں گے وہاں بادشاہتوں کو سپورٹ کیا جا رہا ہے۔ عرب حکمرانوں کے پاس دو آپشن تھے کہ یا تو امریکی مخالف بلاک یعنی چین کی طرف جھکاؤ کرتے جو مغرب اور امریکہ کی طاقت اور پالیسی کو چیلنج کر رہا تھا یا پھر امریکی بلاک کا انتخاب کرتے۔ انہوں نے امریکہ کا انتخاب کیا، ٹرمپ کے استقبال اور اس کے ساتھ معاہدوں میں عرب مسلم عوام اور عرب ممالک کے مفادات کو نظرانداز کیا اور صرف ذاتی مفاد کو مدنظر رکھا۔

سوال: ابراہیم اکارڈ منصوبہ کیا ہے اور ظاہری طور پر اس کے جو مقاصد بتائے جاتے ہیں، ان میں کتنا سچ اور کتنا جھوٹ ہے؟

رضاء الحق: ابراہیم اکارڈ بنیادی طور پر ایک ایسا حربہ ہے جس کے ذریعے امریکہ کچھ عرب ممالک کو جنگ کے بغیر اسرائیل کے سامنے زیر کرنا چاہتا ہے۔ بظاہر ابراہیم اکارڈ کا مقصد یہ بتایا جاتا ہے کہ عرب کے مسلمان، یہودی اور عیسائی ابراہیم علیہ السلام کی اولاد ہیں، ایک دوسرے کے کزن ہیں، لہٰذا انہیں ایک دوسرے کو تسلیم کرنا چاہیے اور مل کر رہنا چاہیے لیکن دوسری طرف جب فلسطین کے دو ریاستی حل کی بات کی جاتی ہے تو فلسطینی اتھارٹی تو اسے قبول کرتی ہے لیکن اسرائیل دریائے نیل سے دریائے فرات کے درمیان کسی مسلم ملک کے وجود کو تسلیم کرنے کو تیار نہیں ہے۔ وہ کہتا ہے یہ سارا علاقہ یہود کا ہے لہٰذا یہ جانتے ہوئے بھی کہ ابراہیم اکارڈ ایک دھوکہ ہے، عرب ممالک اس فریب میں کیوں آ جاتے ہیں اس کی وجہ یہ ہے کہ اس سے پہلے کئی عرب ممالک کو امریکہ نے تباہ کر دیا ہے۔ جیسا کہ عراق، شام، لیبیا، تیونس اور مصر وغیرہ۔ مصر میں عرب سپرنگ کے نتیجے میں الاخوان کی جمہوری حکومت قائم ہوئی لیکن اسے بھی قبول نہیں کیا گیا اور ایک سال کے اندر جنرل سیسی کے ذریعے اس کو روند دیا گیا اور بے پناہ مظالم کیے گئے۔ باقی عرب ممالک نے اس تباہی سے بچنے کے لیے ابراہیم اکارڈ کے تحت

اسرائیل سے تعلقات بڑھانا قبول کرلیا۔ متحدہ عرب امارات، عمان، سوڈان سمیت جن ممالک نے بھی ابراہیم اکارڈ کے تحت اسرائیل کو تسلیم کیا انہیں کچھ ضمانت دی گئی۔ جیسا کہ UAE کو یہ گارنٹی دی گئی مغربی کنارہ پر دوبارہ حملہ نہیں کیا جائے گا۔ اسی طرح چند افریقی ممالک کے درمیان دریائے نیل پر تنازع چل رہا تھا تو انہیں اس کو حل کرنے کی ضمانت دی گئی۔ اس کے بعد ان میں سے کچھ ممالک نے اسرائیل کو تسلیم کرلیا اور اپنے سفارتی اور تجارتی تعلقات اسرائیل سے بڑھائے۔ اسرائیل کے سفارت خانے ان ممالک میں کھل گئے، فضائی حدود اسرائیل کے لیے کھول دی گئیں۔ لیکن سچی بات یہ ہے کہ عرب حکمرانوں نے یہ فیصلے ذاتی سطح پر کیے، عرب عوام ان معاہدات کے حق میں نہیں تھے۔ اسرائیل نے خود ابراہیم اکارڈ کی خلاف ورزی کرتے ہوئے گریٹر اسرائیل کا نقشہ اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی میں لہرایا جس میں فلسطین، شام، لبنان، اردن، عراق، مصر کے ڈیلٹا اور سعودی عرب کے کچھ شمالی علاقوں کو گریٹر اسرائیل کا حصہ دکھایا گیا۔ یعنی اسرائیل ان تمام عرب ممالک کے وجود کو مٹانا چاہتا ہے لیکن اس کے باوجود ابراہیم اکارڈ کا کھیل اب بھی کھیلا جا رہا ہے اور عرب حکمران اس دھوکے میں اب بھی آرہے ہیں۔ ڈونلڈ ٹرمپ کے دورہ کے دوران عرب حکمرانوں نے جس طرح اس کا استقبال کیا اور جس طرح اس کو خوش کرنے کے لیے معاہدات کیے، اُن سے نہیں لگتا کہ عرب حکمرانوں نے کچھ سبق سیکھا ہے۔ حالانکہ ٹرمپ نے اپنے پہلے دور حکومت میں یروشلم کو اسرائیلی دارالحکومت تسلیم کیا اور اپنا سفارت خانہ تل ابیب سے یروشلم شفٹ کیا۔ اب امریکہ کی کوشش ہے کہ سعودی عرب بھی اسرائیل کو تسلیم کرلے اور اس کو دیکھتے ہوئے پاکستان سمیت باقی مسلم ممالک بھی اسرائیل کو تسلیم کرلیں۔

سوال: شام عالم عرب کا ایک اہم ملک ہے جہاں بشارالاسد کی حکومت کے خاتمہ کے بعد اب احمد الشرع کی حکومت ہے جس کو ماضی میں امریکہ نے دہشت گرد قرار دیا ہوا تھا اور اس کے سر کی قیمت مقرر کی ہوئی تھی لیکن اب وہی احمد الشرع امریکہ کے لیے فیورٹ بنتا جا رہا ہے۔ امریکی صدر نے اپنے حالیہ دورہ میں نہ صرف اس کے ساتھ ملاقات کی بلکہ اس کی حکومت پر پابندیاں بھی ختم کردیں۔ امریکی رویے میں یہ تبدیلی کیسے آئی اور اس کا کیا مطلب ہے؟

بریگیڈیئر (ر) رفعت اللہ: ابراہیم اکارڈ کا سابقہ ورژن I2U2G ہے۔ یعنی انڈیا، اسرائیل، امریکہ اور متحدہ عرب امارات۔ یہ چار ممالک آپس میں تجارت کرنا چاہتے ہیں۔ ابراہیم اکارڈ کا اگلا ورژن جو بائیڈن کے دور میں IMEC کے نام سے آیا۔ یعنی انڈیا مڈل ایسٹ یورپ اکنامک کوریڈور۔ اس سارے گیم پلان کا مقصد یہ ہے کہ عرب ممالک اسرائیل کے ساتھ تعلقات بہتر کرلیں۔ اگر ایسا ہوگا تو پھر مشرق وسطیٰ میں ان ممالک کے درمیان تجارت کے راستے کھل جائیں گے اور چائنہ، روس اور ایران کا گھیراؤ کرنے میں بھی مدد ملے گی۔ جہاں تک احمد الشرع جولانی کی بات ہے تو وہ باقاعدہ طور پر القاعدہ اور داعش کا رکن رہا ہے، ان لوگوں کے ذریعے بشارالاسد کی حکومت کو ختم کیا گیا۔ احمد الشرع کے ساتھ ملاقات کے بعد امریکہ کی جانب سے جو پریس ریلیز جاری ہوئی ہے اس میں بتایا گیا ہے کہ چار شرائط کی بنیاد پر موجودہ شامی حکومت پر سے پابندیاں ختم کی گئی ہیں:

(1)۔ شامی حکومت اسرائیل کے وجود کو تسلیم کرے۔

(2)۔ فلسطینیوں کو شام سے جلاوطن کرے جن کو اسرائیل نے دہشت گرد قرار دیا ہے۔

(3)۔ اسرائیل اور دوسرے ممالک کے ساتھ تعلقات کو معمول پر لانے کے لیے اقدامات کرے۔

(4)۔ شمال مشرقی شام میں موجود داعش کی ذمہ داری اُٹھائے۔

اس کے بعد احمد الشرع کا بیان آیا کہ ڈونلڈ ٹرمپ کا موقف بہت اچھا ہے اور یہ ایک مثبت پیش رفت ہے۔ گویا احمد الشرع نے ٹرمپ کے مطالبات کو تسلیم کرلیا ہے۔ لیکن دیکھنا یہ ہے کہ کیا شامی عوام اس فیصلے کو قبول کریں گے؟ ٹرمپ نے ایران کے متعلق بھی کہا ہے کہ ہم کسی معاہدے کے قریب پہنچ چکے ہیں۔ اس سے قبل ایران کی جانب سے بھی مؤقف سامنے آیا کہ اگر امریکہ ایران پر عائد اقتصادی پابندیاں ختم کردے تو ایران بھی اپنے جوہری پروگرام میں بڑی حد تک نرمی کے لیے تیار ہے۔ ان سارے اقدامات سے یہی ظاہر ہوتا ہے کہ امریکہ خطہ کے ان سارے ممالک کو اپنے ساتھ ملا کر چین اور روس کا گھیراؤ کرنا چاہتا ہے۔

> **شاید اللہ تعالیٰ پاکستان سے کوئی بڑا کام لینا چاہتا ہے، اس لیے دشمن چاہتے ہوئے بھی پاکستان کو نقصان نہیں پہنچا سکے۔**

سوال: حالیہ پاک بھارت کشیدگی میں اسرائیل پوری طرح ملوث تھا۔ جتنے ڈرونز بھی پاکستان نے گرائے وہ سارے اسرائیلی ساختہ تھے اور یہ بھی کہا جا رہا ہے کہ دراصل یہ جنگ غزہ سے توجہ ہٹانے کے لیے شروع کی گئی تھی جس کے لیے پہلگام کا ڈراما رچایا گیا۔ کیا آپ اس رائے سے اتفاق کرتے ہیں؟

رضاء الحق: قرآن پاک میں سورۃ المائدہ کی آیت 82 میں اللہ تعالیٰ نے واضح طور پر بتادیا ہے:

﴿لَتَجِدَنَّ اَشَدَّ النَّاسِ عَدَاوَةً لِّلَّذِیْنَ اٰمَنُوا الْیَهُوْدَ وَالَّذِیْنَ اَشْرَكُوْا ۚ﴾ ”تم لازماً پاؤ گے اہل ایمان کے حق میں شدید ترین دشمن یہود کو اور ان کو جو مشرک ہیں۔“

آج یہود و ہنود کا گٹھ جوڑ کھل کر سامنے آگیا ہے۔ اُدھر یہود اپنے گریٹر اسرائیل کے منصوبے کو پایۂ تکمیل تک پہنچانے کے لیے مسلمانوں کا قتل عام کررہے ہیں، ادھر ہنود اکھنڈ بھارت کا منصوبہ پورا کرنے کے لیے بھارت اور کشمیر میں مسلمانوں کو مٹانے کے درپے ہیں۔ اُدھر سابق اسرائیلی وزیراعظم بن گوریان پاکستان کو اپنا اصلی دشمن قرار دیتا ہے، ادھر بھارت پاکستان کو اپنا ازلی دشمن سمجھتا ہے۔ اُدھر نیتن یاہو پاکستان کی ایٹمی صلاحیت کو ختم ہوتے دیکھنا چاہتا ہے، ادھر انڈیا اسی بات کے خواب دیکھ رہا ہے۔ پاکستان دشمنی میں یہ دونوں ممالک متحد ہو چکے ہیں اور مل کر پاکستان کو کمزور کرنا چاہتے ہیں۔ احادیث میں اس خطہ (جس میں پاکستان موجود ہے) کے مسلمانوں کے حوالے سے ذکر ہے کہ یہاں سے اسلامی لشکر جا کر حضرت مہدی کی قیادت میں یروشلم میں دجالی فوج کے خلاف لڑے گا اور یہودی اُسی دجال کے استقبال کے لیے تیاریاں کررہے ہیں جس کو اپنا مسایاح مانتے ہیں۔ یہود نے ان احادیث کا مطالعہ کیا ہوا ہے اسی لیے وہ اس خطہ میں جنگ مسلط کرنے کے خواہاں ہیں۔ لیکن شاید اللہ تعالیٰ پاکستان سے کوئی بڑا کام لینا چاہتا ہے اس لیے وہ چاہتے ہوئے بھی پاکستان کو نقصان نہیں پہنچا سکے۔ ہیلری کلنٹن نے کہا تھا کہ پاکستان ایسا ملک ہے جو اگر تباہ ہوگیا تو یہاں کے جہادی مسلمانوں کو سنبھالنا مشکل ہوجائے گا۔ وہ جانتے ہیں کہ اس خطے کے مسلمان اسلام کے لیے اپنی جان بھی قربان کر سکتے ہیں۔ اس لیے وہ اس خطہ کے مسلمانوں کو اُلجھا کر رکھنا چاہتے ہیں تاکہ ہم مستقل کے لیے کوئی تیاری نہ کرسکیں۔

سوال: ابھی خراسان کا ذکر آیا کہ یہاں سے فوجیں امام مہدی کی مدد کے لیے چلیں گی اور یروشلم میں جا کر اپنے جھنڈے گاڑیں گی۔ احادیث کی روشنی میں بتایئے کہ قربِ قیامت میں عرب کے اہم ترین ملک شام میں کیا حالات وواقعات رونما ہوں گے؟

بریگیڈیئر (ر) رفعت اللہ: احادیث کی رو سے بلادِ شام سے مُراد صرف موجودہ شام نہیں ہے بلکہ اس میں فلسطین، لبنان اور اُردن بھی شامل ہیں۔ اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا: شام کے لیے خوشخبری ہو۔ صحابہ ؓ نے کہا کہ یا رسول اللہ ﷺ! کس وجہ سے؟ فرمایا: "رحمٰن کے فرشتوں نے اپنے پر شام پر پھیلائے ہوئے ہیں۔" ایک اور حدیث میں فرمایا: "تم مختلف لشکروں میں تقسیم ہو جاؤ گے، ایک لشکر شام میں، ایک عراق میں اور ایک یمن میں ہوگا۔ آپ ﷺ نے نصیحت فرمائی: تم شام کو پکڑ لو کیونکہ وہ اللہ کی زمینوں میں سے بہتر سرزمین ہے۔" احادیث میں ایک بڑی جنگ (الملحمۃ الکبریٰ) کا بھی ذکر ہے جو شام میں لڑی جائے گی۔ حدیث میں فرمایا اس دوران بہترین لوگ شام کی طرف ہجرت کریں گے۔ شام کی سرزمین پر ہی عیسیٰ علیہ السلام کا نزول ہوگا اور دجال کے خلاف آخری معرکہ ہوگا جس میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام دجال کو ایک نیزہ ماریں گے جو اُسے جہنم واصل کردے گا۔ اس کے بعد پوری دنیا میں اسلامی خلافت کا نظام قائم ہوگا۔ دوسری طرف یہود کا دعویٰ ہے کہ دریائے نیل سے فرات تک کی سرزمین وعدہ شدہ سرزمین ہے جہاں ان کی حکومت ہوگی اور ان کا مسایاح آکر حکومت کرے گا اور اسی علاقے میں ان کی جنگ ہوگی۔ اسی لیے وہ اس علاقے کے مسلمانوں کو زیر کرنا چاہتے ہیں تاکہ جنگ کی نوبت ہی نہ آئے۔

سوال: بانی تنظیم اسلامی ڈاکٹر اسرار احمدؒ نے کہا تھا کہ قرآن عربوں کی زبان میں نازل ہوا لیکن وہ اس کی دعوت اور نفاذ کے نبوی مشن کو چھوڑ کر عیاشیوں میں پڑ گئے، لہٰذا 750 سال قبل اللہ نے ان کو اُمت مسلمہ کی قیادت سے معزول کر دیا۔ آپ کے خیال میں اب کونسا ملک یا ممالک کا اتحاد اُمت مسلمہ کی قیادت کا اہل ہے؟

رضاء الحق: ڈاکٹر صاحبؒ فرمایا کرتے تھے 750 سال قبل خلافت عباسیہ کا خاتمہ ہوا اور اس کے بعد خلافت ترکوں کے پاس چلی گئی۔ اس وقت مغرب اندھیروں میں ڈوبا ہوا تھا۔ ہسپانیہ کی مسلم یونیورسٹیوں سے علم کی جو روشنی پھیلی اس نے مغرب کو بھی روشن کیا لیکن ان میں چھپے ہوئے یہودی ریاست اور مذہب کو الگ کرنے کی راہ پر چل پڑے۔ پوپ اور بادشاہ کو راستے سے ہٹانے کے لیے انقلابات برپا کیے گئے۔ پھر سرمایہ دارانہ نظام کی بنیاد رکھی۔ اسی دوران بینکاری نظام قائم کیا گیا۔ سویڈن میں سب سے پہلے سینٹرل بینک بنا، پھر بینک آف انگلینڈ وجود میں آیا۔ خلافت عثمانیہ نے اپنے آخری دور میں ان بینکوں سے سودی قرضے لیے اور اس کے ساتھ ساتھ شرعی قوانین کی جگہ مغربی قوانین کے نفاذ کا سلسلہ شروع کیا، جس نے خلافت عثمانیہ کو کھوکھلا کرکے ختم کر دیا۔ اس وقت کوئی بھی مسلمان ملک اُمت مسلمہ کی قیادت کرنے کے قابل نہیں ہے کیونکہ پورا مغرب، امریکہ اور اسرائیل متحد ہو چکے ہیں اور بھارت بھی ان کے ساتھ مل گیا ہے۔ پاکستان سمیت کوئی بھی ملک اس اتحاد کو چیلنج نہیں کرسکتا۔ کسی زمانے میں ڈاکٹر اسرار احمدؒ نے پاکستان، ایران اور افغانستان کے اتحاد کی بات کی تھی کہ یہ تین ممالک مل کر ایک اتحاد بنائیں اور اُمت مسلمہ کی قیادت کریں۔ لیکن اب حالات بہت بدل چکے ہیں۔ اس وقت غزہ میں شہید

> جب تک اجتماعی سطح پر اسلام کا نظام قائم نہیں ہوتا، انفرادی سطح پر ہم جتنی مرضی ہے نمازیں پڑھ لیں، حج اور عمرے کرلیں اس سے باطل کے نظام کو کوئی فرق نہیں پڑے گا۔

ہونے والے کسی ایک بچے کو بچانے کے لیے بھی یہ ممالک متحد نہیں ہو سکتے۔ البتہ یہ ہوسکتا ہے کہ کچھ مسلم ممالک مل کر اپنا عسکری اتحاد بنالیں اور کچھ نہ کچھ اپنے مفادات کا دفاع کریں۔ جیسے حالیہ جنگ میں پاکستان کو چین، ترکی اور آذربائیجان کی مدد حاصل رہی۔ انفرادی طور پر ہمارے لیے کرنے کا اصل کام یہ ہے کہ ہم خود کو اچھے مسلمان بنائیں اور اجتماعی سطح پر اسلام کو نافذ کرنے کی کوشش کریں۔ جب تک اجتماعی سطح پر اسلام کا نظام قائم نہیں ہوتا، انفرادی سطح پر ہم جتنی مرضی ہے نمازیں پڑھ لیں، عبادات کرلیں، حج اور عمرے کرلیں اس سے باطل کے نظام کو کوئی فرق نہیں پڑے گا۔ امریکہ جیسے ملک میں بھی آپ کو رمضان میں افطاری کی دعوت وائٹ ہاؤس میں دی جائے گی لیکن جیسے ہی آپ سیاسی اسلام کی بات کریں گے تو پوری دنیا کی کفریہ طاقتیں اُٹھ کھڑی ہوں گی، بلکہ مسلم حکمران بھی اس کی مخالفت شروع کردیں گے۔ بہرحال کفر کی طاقت صرف اسلام کے اجتماعی نظام سے ٹوٹے گی جس کے لیے ہم سب کو کوشش کرنی چاہیے تاکہ روزِ قیامت ہم معذرت پیش کرسکیں کہ ہم نے اپنی بساط کے مطابق اسلام کے غلبے کی کوشش کی۔

بریگیڈیئر (ر) رفعت اللہ: موجودہ دور میں اُمت مسلمہ میں کوئی ایسی لیڈرشپ نظر نہیں آتی جو اُمت مسلمہ کی قیادت کر سکے اور عالم اسلام کا دوبارہ غلبہ ہو سکے۔ 1924ء میں خلافت عثمانیہ کے خاتمے کے بعد سے اُمت تقسیم ہے۔ قدرت کا یہ اصول ہے کہ وہ جس قوم سے کوئی کام لینا چاہتی ہے، اس کا انتخاب کرلیتی ہے۔ جب عباسیوں نے کمزوری دکھائی تو منگولوں اور تاتاریوں نے ان پر غلبہ حاصل کرلیا اور پھر اللہ تعالیٰ نے انہی تاتاریوں کے ہاتھوں اسلام کا دوبارہ غلبہ کیا۔ بقول اقبال ؎

ہے عیاں یورشِ تاتار کے افسانے سے
پاسباں مل گئے کعبے کو صنم خانے سے

احادیث کی رو سے جو مستقبل کا منظر نامہ ہے اس کے مطابق خراسان سے فوجیں حضرت مہدی کی مدد کو جائیں گی تو ہوسکتا ہے کہ اس خطے سے کوئی قیادت اُبھر کر سامنے آجائے۔ واللہ اعلم! ❀❀❀

قارئین پروگرام "زمانہ گواہ ہے" کی ویڈیو تنظیم اسلامی کی ویب سائیٹ www.tanzeem.org پر دیکھی جاسکتی ہے۔

پروگرام کے شرکاء کا تعارف

1۔ رضاء الحق: مرکزی ناظم نشرواشاعت تنظیم اسلامی پاکستان۔
2۔ بریگیڈیئر (ر) رفعت اللہ: سابق بریگیڈیئر پاک فوج اور دفاعی تجزیہ نگار

میزبان: وسیم احمد: نائب ناظم مرکزی شعبہ نشرواشاعت تنظیم اسلامی پاکستان۔

عیدالاضحیٰ اور فلسفہ قربانی
حج اور عیدالاضحیٰ
اور اُن کی اصل روح
قرآن حکیم کے آئینے میں
بانی تنظیم اسلامی
ڈاکٹر اسرار احمد رحمۃ اللہ علیہ
کی ایک تقریر اور ایک تحریر پر مشتمل مختصر مگر جامع کتابچہ
☆ 56 صفحات ☆ قیمت (اشاعت خاص) 120 روپے
قیمت (اشاعت عام) 80 روپے
مکتبہ خدام القرآن لاہور
36۔کے ماڈل ٹاؤن لاہور
فون 03-35869501
www.maktaba.com.pk
Whatsapp No. 0301-111534 8

یقیں محکم عمل پیہم

عامرہ احسان
amira.pk@gmail.com

ایک قدیم کہانی تازہ کر لیجیے۔ ایک کسان کا گدھا تھا جو اُسے بہت محبوب تھا۔ ایک دن کسان کے ساتھ اس کا کتا بھی تھا جو مالک کے آگے پیچھے دم ہلاتا، شوخیاں کرتا اچھلتا پھرتا رہا۔ مالک اُس کے لاڈ اُٹھا رہا تھا۔ مالک بیٹھا تو کتا گود میں چڑھ کر اٹھکھیلیاں کرتا رہا۔ گدھے نے یہ منظر دیکھا تو رسا تڑوا کر مالک کے پاس جا پہنچا۔ لگا اس کے آگے پیچھے مسخریاں کرنے، کتے کے سے ناز و انداز دکھاتا۔ اتنے میں گدھے نے اپنے دونوں پاؤں مالک کے کندھے پر رکھ کر اس کی گود میں جا بیٹھنے کی جو کوشش کی تو مالک کے نوکر چھڑیاں لے کر گدھے کو پیٹنے دوڑے اور اسے سبق سکھا دیا: اپنا مقام مت بھولو! بھونڈا مسخرہ پن نہ دکھاؤ!

اب ذرا حالیہ اچانک برپا ہونی والی بھارتی مہم جوئی تازہ کیجیے۔ 2014ء سے مودی ''ہندوتوا'' ایجنڈے کے ساتھ وزیر اعظم بنا۔ جس کا بنیادی ہدف پاکستان، کشمیر اور بھارتی مسلمان ہیں۔ اب تیسری مرتبہ وزارتِ عظمیٰ پر فائز ہے۔ نریندر مودی امریکی نائب صدر ہندو وینس اور ٹرمپ سے قرب پر نازاں و فرحاں ہے۔ امارات، بحرین، سعودی عرب میں بھی ہاتھوں ہاتھ لیا جاتا ہے۔ اب پاکستان سے نمٹنے اور کشمیر کا ایجنڈا پورا کرنے کا گویا وقت مناسب تھا۔ نیتن یاہو نے تمام بین الاقوامی قوانین بالائے طاق رکھے، عالمی رائے عامہ جوتے کی نوک پر رکھی اور غزہ کو ایک بڑے قبرستان میں تبدیل کرنے سے اُسے کوئی روک نہ سکا۔ امریکہ و مغربی ممالک نے بھرپور اسلحہ فراہم کیا۔ مودی نے یہ جانا کہ وہ امریکی پالتو نیتن یاہو سے کچھ کم تو نہیں۔ بھارت میں ہندوتوا قوتوں نے مودی کو پہلے ہی ایک دیومالائی، ماورائی شخصیت گردان رکھا ہے جو بھارت کو 'اکھنڈ بھارت' خطے کی عظیم قوت بنانے کے لیے آیا ہے۔ تا آنکہ مودی خود بھی 2024ء میں کہہ بیٹھا کہ 'میں قائل ہو چکا ہوں کہ مجھے پرماتما (خدا) نے بھیجا ہے'۔ نیتن یاہو اس گھمنڈ میں ہے کہ وہ گریٹر اسرائیل بنائے گا اور دجال نیتن یاہو سے زمام کار وصول کرے گا۔ مودی خود کو 'پرماتما' کی طرف سے اتارا گیا گردانتا ہے۔ سو دنیا دجل، فریب، ہولناک خوں ریزی کی لپیٹ میں ہے۔ بین الاقوامی قوانین بے معنی، ادارے بے وقعت ہو گئے۔

یاد رہے کہ بھارتی پارلیمنٹ کی نئی بلڈنگ میں 'اکھنڈ بھارت' کا نقشہ (اسرائیل ہی کی طرح) لگا رکھا ہے۔ مودی نے اسرائیل کی مکمل خودسری دیکھتے ہوئے یہ بھی واضح کر دیا کہ سرحد پار (پاکستان) کروائے جانے والے کسی حملے کی صورت میں وہ (بھی) ثبوت پیش کرنے، سفارتی سطح پر فضا ہموار کرنے کی بجائے خود کارروائی کرے گا۔ یہ بھی کہ اسے تحمل کی اپیلوں کی پرواہ کرنے یا مغرب سے اجازت لینے کی ضرورت نہیں۔ اور یوں بھارت روایتی گدھے کی طرح رسا تڑوا کر امریکہ اور مغرب کے کندھے پر دونوں پاؤں رکھ کر امریکی لاڈلا بنا پاکستان پر چڑھ دوڑا۔ پہلگام پر کسی سوال کا جواب نہ دیا۔ حملہ آور کتنے تھے، کس راستے سے آئے، ہتھیار کون سے تھے، فرار کیسے ہوئے، رابطہ کار کوئی تھا؟ بس ایک پراسرار غیر معمولی حملہ۔ یک طرفہ الزامات کی بوچھاڑ اور..... کون ہے جو ان سے پوچھے ہم پہ حملے کا جواز! اتنی غیر ذمہ دار ایٹمی قوت؟ مگر ہوا کیا! روایتی کہانی کی طرح مالک تو خود ناز نخرے اٹھوانے کو مشرقِ وسطیٰ کے دورے کی تیاری میں تھا، پاکستان نہایت غیر متوقع طور پر مودی کے سہانے خوابوں کو چکنا چور کرنے کو لپکا۔ اور سبق سکھا کر دم لیا۔ بھارت سمجھا تھا کہ وہ زبردست جنگی قوت، مایہ ناز رافیل جہازوں سے لیس، مقبول مضبوط حکومت ہے۔ ادھر یہ چھوٹا، کمزور منتشر ملک، غیر مقبول حکومت اور فوج، بائیں ہاتھ کا کھیل ہے! مگر پھر...... الٰہی یہ کیا ماجرا ہو گیا، کہ جنگل کا جنگل ہرا ہو گیا! ہلالی سبز جھنڈا اچھا گیا۔ انہونی ہو گئی۔ رافیل زمین بوس، دفاعی S-400 خود ملبہ بن گیا۔ ڈرون پتنگوں کی طرح آئے اور کاغذی پتنگوں کی طرح کٹ گرے۔ پاکستان غیر معمولی طور پر یک جان یک زبان ہو گیا۔ بھارتی میڈیا کی گھن گرج کے غبارے سے ہوا نکلتی سنائی دینے لگ گئی۔ بھارت انتشار کا شکار ہو گیا۔ اپوزیشن نے خوب لتے لیے۔

بھارت کا ہم پر بہر طور احسان ہے کہ سویا شیر جگا دیا۔ خوابِ خرگوش کے مزے لیتوں کو اٹھ کھڑے ہونے کا الارم بجا دیا۔ ادھر مودی کی خدائی کا بھید بھی کھل کر سامنے آ گیا۔ یہ طبقہ تو اب بھی حقائق سے نظریں ملانے کو تیار نہیں۔ ہمیں بہر طور موقع غنیمت جان کر اس مہلت میں فوری بھرپور تیاری دوسرے راؤنڈ کی کرنی از بس لازم ہے۔ ہر روپیہ بچائیے۔ آتش بازی کی جگہ میزائل باری کے لیے۔ نئے پوپ کی تقریب میں ہند سکھ وزراء کو بھیجنے میں پیسہ اڑانے کی کیا ضرورت تھی؟ کیتھولک رہنما بھیج دیئے جاتے۔ اب یہ غیر ضروری، سیاسی سیر سپاٹوں پر قومی خزانہ لٹانے کی بجائے آگے کی تیاری کیجیے۔ سفارتی، سیاسی، عسکری، معاشی بھی محاذ توجہ طلب ہیں۔ ہر ملک میں سفارت خانہ ہمارا موجود ہے۔ وہ سفارتی ذمہ داریاں بھرپور ادا کرے تو مزید پیسہ لٹا کر وفود کیوں بھیجے جائیں؟ قوم کو یک جہتی عطا ہو جانا، نشانے درست لگنا، یہ سب اللہ ہی کی مدد ہے۔ مسلمانوں کے سینوں میں پاکستان کے لیے ولولہ، محبت بھرے جذبات، دعائیں اور حمایت کے پیغامات اللہ کی عطا ہے۔ لہٰذا اب 'دہشت گردی' والے احساسِ کمتری سے نکل کر ڈٹ کر نصرتِ الٰہی طلب کرنے والے علی الاعلان بنیے۔ اسرائیل اور امریکہ نے مل کر ساری اصطلاحیں الٹ کر رکھ دی ہیں۔ یہ حق و باطل کی بین الاقوامی جنگ ہے۔ وہ وقت دور نہیں جب ہنود و یہود یکجا ہو کر پھر ہمارے درپے ہوں گے۔

فرسٹ ایڈ، کالجوں، سکولوں کی لڑکیوں اور سول ڈیفنس کی تربیت نوجوانوں کو دینے کا نظام جاری کریں۔ جہاد فی سبیل اللہ کا جذبہ بیدار کریں۔ بھارت جیسے خونِ مسلم کے پیاسے دشمن کے مقابل یہ لازم ہے۔ یوں بھی مت بھولیے کہ امریکہ مسلم دشمنی میں مودی سے کم نہیں۔ ابھی تو پاکستانی ڈنڈے نے بھارت کی ٹھکائی کر کے مقام سمجھا دیا ہے۔ ادھر ٹرمپ خلیجی ممالک سے مسلمانوں کی ساری دولت چرا لایا ہے۔ غزہ کو ایک رتی بھر فائدہ نہ دیا۔ کفر ملتِ واحدہ ہے۔ مسلم امہ کے سینے پر سانپ لوٹ رہے ہیں کہ ہمارا خون غزہ میں پانی کی طرح بہہ رہا ہے اور دشمن اعظم ٹرمپ شاندار استقبال اور مال و دولت کے دریا بھر بھر ڈالر سمیٹ کر لے گیا۔ ننھے بچے بھوک سے فاقوں شہید ہو گئے۔ ہمارے جیتے جی مر جانے کو کافی ہے۔ پاکستان کو اللہ نے ہماری ہولناک خطاؤں سے درگزر فرما کر ہمیں فتح مبین عطا فرمائی ہے۔ ہمیں فوری اصلاح، رجوع الی اللہ اور مشکل ادوار کی تیاری درکار ہے۔

قومی میڈیا اور تجزیہ نگاروں، رہنماؤں کے لیے ذمہ دارانہ محتاط، تدبر و تحمل والی گفتگو، تحاریر لازم ہیں۔ بھارتی میڈیا کی خرافات، اچھل کود کا جواب دیتے لاشعوری طور پر پاکستان کا رعب ڈالتے راز افشا ہو جاتے ہیں۔ اس مرتبہ بھارت کی لاعلمی اور کج فہمی نے ہمیں فائدہ دیا اسے نقصان پہنچایا۔ سو احتیاط لازم ہے۔ ذاتی، سیاسی جھگڑے کسی اور وقت کے لیے اُٹھا رکھیے یہ کرکٹ کے چوکے چھکے نہیں، میزائلوں، ایٹمی قوتوں کا معاملہ ہے۔ خاموش رہیے۔ اگر ملک، کرسی سے بڑھ کر عزیز ہے۔

افغانستان جیسے بین الاقوامی طاقتوں کو دفن کرنے والے ملک کو جو برادر ہمسایہ ہے، ہلکا نہ کریں، نہ سمجھیں۔ ہم نے افغانستان کے خلاف 20 سالہ امریکی جنگ کا حصہ بن کر کچھ کمایا، بہت کچھ گنوایا۔ عین غزہ جیسے حالات میں امت نے اسے تنہا چھوڑا۔ دنیا بھر کا اسلحہ اس پر برسا۔ یہ علاقہ (خراسان) غزوۂ ہند کی بڑی قوت ہوگا، احادیث کے مطابق۔ ہم اتنے سیکولر نہ بنیں۔ ہمسائے اور حقائق بدلے نہیں جا سکتے۔ مشرف دور کے چرکے خود وجودِ پاکستان (ایک لاکھ جانوں کی قربانی) کو جو لگے، اب ان کے ازالے کا وقت ہے اپنے لیے، افغانستان کے لیے، اور وہ مذاکرات کی میز پر ہے۔ غیر ذمہ دارانہ بیانات دشمنوں میں اضافہ کرتے ہیں۔ شہداء کی سرزمین، غزہ کے قاتلوں کے قبرستان (افغانستان) کو ہلکا نہ سمجھیں۔ اللہ کی رضا، اتحاد و اخوت بین المسلمین میں ہے۔ امریکہ آپ کا خیر خواہ نہیں۔ اللہ نے اب ہمیں عزت دی ہے، رعب عطا کیا ہے۔ غزہ کی ہولناک صورتحال میں جو ممکن ہو، ان کی بلاؤں کے ازالے کے لیے کریں۔ مساجد میں پاکستان اور غزہ کے لیے یکساں قنوتِ نازلہ کی ضرورت ہے۔

سبق پھر پڑھ صداقت کا عدالت کا شجاعت کا
لیا جائے گا تجھ سے کام دنیا کی امامت کا

ملک میں صداقت، عدالت قائم کریں تاکہ ہمارے مقام کا تعین ہو۔ لشکرِ عیسیٰ علیہ السلام کا حصہ بننا ہے یا لشکرِ دجال کا؟ گریٹر اسرائیل اور اکھنڈ بھارت؟ دو بڑے خلیجی ممالک نے مسلمانوں کے قصابِ اعلیٰ کو جو پلکوں پر بٹھا کر امت کی امانت دولت اس پر لٹائی ہے، امت اس پر زخم زخم ہے۔ پاکستان مسلمانوں کی امیدوں کا مرکز ہے۔ خود کو ہمیں قائدانہ کردار کے لیے تیار کرنا چاہیے۔ یقین محکم، عمل پیہم محبت فاتح عالم کے ذریعے!

❁❁❁

اذکار مسنونہ کی اہمیت

مرکزی شعبہ تعلیم و تربیت تنظیم اسلامی

نقوش بندگی کہیں پھیکے نہ پڑ جائیں اور عہد بندگی کہیں نسیان کا شکار نہ ہو جائے، رب العزت نے اس کا سد باب کرنے کے لیے جہاں پنج وقتہ نماز فرض کی اور تہجد کی ترغیب دلائی ہے، وہیں زبان کو مسلسل ذکر سے تر رکھنے کی ترغیب بھی دلائی ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے اس مقصد کے لیے ہر موقع پر، ہر کام سے پہلے پڑھنے کے لیے کوئی نہ کوئی دعا ضرور سکھائی ہے۔ ہر نماز کے بعد اور صبح و شام پڑھنے کے لیے کچھ اذکار بھی تلقین کیے ہیں، کیونکہ نفس کا تزکیہ کرنے، ایمان اور یقین کو مضبوط اور فعال بنانے میں یہ اذکار بھی بہت مؤثر ہیں۔

قرآن مجید نے جس طرح اللہ تعالیٰ کے نیک بندوں کی یہ صفت بتائی ہے کہ وہ میٹھی نیند کے مزے چھوڑ کر رات کی کتنی ہی گھڑیاں رکوع و سجود میں گزار دیتے ہیں، اسی طرح ان کا ایک وصف یہ بھی بتایا ہے کہ وہ بالعموم ہر حال میں، کھڑے، بیٹھے اور لیٹے، اللہ رب العزت کا ذکر کرتے ہیں اور اس سے التجائیں کرتے رہتے ہیں:

﴿الَّذِيْنَ يَذْكُرُوْنَ اللّٰهَ قِيٰمًا وَّقُعُوْدًا وَّعَلٰى جُنُوْبِهِمْ﴾ (آل عمران: 191) ’’جو اللہ کا ذکر کرتے رہتے ہیں کھڑے بھی بیٹھے بھی اور اپنے پہلوؤں پر بھی۔‘‘

﴿يَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ خَوْفًا وَّطَمَعًا﴾ (السجدہ: 16)

’’وہ اپنے رب کو پکارتے رہتے ہیں خوف اور امید کی کیفیت میں۔‘‘

یعنی وہ اللہ کی رحمتوں کی طمع اور محاسبۂ اعمال کے خوف سے لرزتے ہوئے اسے پکارتے رہتے ہیں کھڑے، بیٹھے اور لیٹے ہوئے۔

﴿وَبِالْاَسْحَارِ هُمْ يَسْتَغْفِرُوْنَ ۝١٨﴾ (الذاریات)

’’اور سحری کے اوقات میں وہ استغفار کرتے تھے۔‘‘

رات اگر نماز پڑھنے میں گزرتی ہے تو فجر سے پہلے وہ توبہ و استغفار کر رہے ہوتے ہیں۔

قرآن مجید نے جس بات کا ان الفاظ میں اجمالی تذکرہ کیا ہے، اس کی تفصیلات ہمیں احادیث میں ملتی ہیں اور عملی طور پر نبی اکرم ﷺ اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین کی مثالی زندگیاں ذکر سے مزین نظر آتی ہیں۔ انھی اذکار کی ایک قسم وہ بھی ہے جو روزانہ صبح و شام اور ہر کام سے پہلے مسنون دعاؤں کی صورت میں ہمارے سامنے آتی ہیں۔ ان مسنون اذکار اور ادعیۂ ماثورہ کو زبانی یاد کر کے، حسبِ توفیق وقت نکال کر ان کا ورد کرتے رہنا، ایمان کی تازگی برقرار رکھنے کے لیے انتہائی ضروری ہے۔

نبی اکرم ﷺ سب سے زیادہ روشن قلب کے مالک ہیں، مگر آپ ﷺ خود اپنا حال اس طرح بیان فرماتے ہیں:

’’میرے دل پر بھی کبھی کبھی کچھ حجاب سا ہو جاتا ہے اور میں دن بھر میں سو بار اللہ سے استغفار کرتا ہوں۔‘‘ (مسلم)

البتہ یہاں یاد رکھنا چاہیے کہ آپ ﷺ نے اپنے دل کی جس کیفیت کو ’’حجاب‘‘ سے تعبیر کیا ہے، وہ مقامِ نبوت کے لحاظ سے ہے، عام انسانی مقام کے لحاظ سے نہیں۔

پھر ہمارے دلوں کا کیا حال رہتا ہوگا! کاش ہم اس سے بے خبر نہ ہوتے۔

ان اذکار کا اپنی روح کے اعتبار سے نماز کے ساتھ بہت گہرا تعلق ہے، اور یہ نماز سے کوئی الگ اور بے تعلق چیز نہیں ہیں۔ فرق صرف یہ ہے کہ نماز اللہ کے ذکر کی مکمل ترین، جامع ترین اور مؤثر ترین شکل ہے، جبکہ دوسرے اذکار میں یہ تکمیلی شان نہیں ہے۔

نماز کا مقصود یہ ہے کہ انسان کے احساسِ بندگی پر غفلت کے پردے نہ پڑ جائیں اور وہ ہر وقت اللہ کو یاد رکھے۔ اس مقصد کی خاطر اسے یہ حکم دیا گیا ہے کہ تھوڑے تھوڑے وقفے کے بعد کاروبارِ دنیا سے کٹ کر مسجد میں آئے اور اللہ کے ذکر میں مشغول ہو تاکہ بار بار اسے یہ یاد دہانی ہوتی رہے کہ وہ اللہ کا بندہ ہے اور اسے شریعت کے تمام احکامات پر عمل کرنا ہے۔

اب اگر اس کے ساتھ یہ تلقین بھی کی گئی کہ ہر فرض نماز کے بعد اتنے نوافل ادا کرو، مسجد میں داخل ہوتے وقت رحمت کی دعا اور مسجد سے باہر نکلتے وقت توبہ کی دعا مانگو، ہر بھلائی پر کلمہ شکر اور ہر مصیبت پر کلمۂ صبر پڑھو، پانی پینے کے بعد، کھانے سے پہلے، کھانے کے بعد، چھینک آنے پر، سوتے وقت، بیدار ہونے پر، حتیٰ کہ بیت الخلاء

میں داخل ہوتے اور نکلتے وقت بھی اللہ کا نام لو، اور زندگی کے مختلف مواقع پر جو مختلف دعائیں اور تسبیحات پڑھنے کی ہدایت کی گئی ہے، تو اس کا مقصد صرف یہ ہے کہ فرض نماز کے پیدا کردہ یادِ خدا کا سلسلہ درمیانی اوقات میں بھی تازہ رہے، ایسا نہ ہو کہ دنیاوی مصروفیات میں وہ ماند پڑ کر رہ جائے۔

اس غیر معمولی اہتمام کے بعد بھی اگر غفلت اپنا کام کر جاتی ہے تو اس کا خصوصی علاج یہ ہے کہ رات کے آخری پہر کی بے تاب التجائیں اور ندامت کے گرم آنسو بہائے جائیں۔ یہ اکسیری نسخہ کبھی ناکام نہیں ہوتا، کیونکہ ایک تو یہ وقت ہی انتہائی پُرسکون اور اثر انگیز ہوتا ہے اور اس وقت دل کی بیداری کی لہریں بھی خود بخود اُبھر آتی ہیں۔ بقول نبی اکرم ﷺ:

((اِنَّ صَلَاۃَ آخِرِ اللَّیْلِ مَشْھُوْدَۃٌ)) (مسلم)

’’بے شک رات کے آخری حصے کی نماز میں دل زیادہ حاضر رہتا ہے۔‘‘

دوسرے، اس وقت رحمتِ الٰہی بھی بندوں کی طرف خاص طور پر متوجہ رہتی ہے اور اپنی مغفرت کے تحفے بخشنے کے لیے خود گناہ گاروں کو پکار رہی ہوتی ہے۔ مشہور حدیث ہے کہ جب دو تہائی رات گزر چکی ہوتی ہے تو اللہ تعالیٰ دنیا کے آسمان پر نزول فرماتے ہیں اور پکار لگاتے ہیں:

’’ہے کوئی جو مجھ سے دعا مانگے تو میں اس کی دعا قبول کروں؟

کون ہے جو مجھ سے مانگے، تو میں اسے عطا کروں؟

کون ہے جو مجھ سے مغفرت طلب کرے، تو میں اسے بخش دوں؟‘‘ (بخاری و مسلم)

یہاں یہ بات بھی یاد رکھنی چاہیے کہ ہمیں صرف نماز اور مسنون اذکار پر ہی اکتفا کرنا چاہیے اور غیر مسنون اذکار و اشتغال سے پرہیز کرنا چاہیے۔ ہماری رہنمائی کے لیے صرف حضور اکرم ﷺ کی تعلیمات ہی کافی ہیں۔ اللہ تعالیٰ دین پر عمل کرنے میں ہماری مدد فرمائے۔ آمین!

❁❁❁

دعائے صحت کی اپیل

☆ حلقہ کراچی وسطی، گلشن اقبال کے ملتزم رفیق جناب رضوان یاسین کی سرجری ہوئی ہے۔

برائے بیمار پرسی: 0300-8260127

اللہ تعالیٰ تمام بیماروں کو شفائے کاملہ عاجلہ مستمرہ عطا فرمائے۔ قارئین اور رفقاء و احباب سے بھی بیماروں کے لیے دعائے صحت کی اپیل کی جاتی ہے۔

اَللّٰھُمَّ اَذْھِبِ الْبَأْسَ رَبَّ النَّاسِ وَاشْفِ اَنْتَ الشَّافِیْ لَا شِفَاءَ اِلَّا شِفَاؤُکَ شِفَاءً لَّا یُغَادِرُ سَقَمًا

میدانِ جنگ سے فرار ہونے پر اللہ کا غضب

محمد نعیم یونس

اللہ تبارک وتعالیٰ قرآن حکیم میں ارشاد فرماتے ہیں:

﴿یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا لَقِیْتُمُ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا زَحْفًا فَلَا تُوَلُّوْھُمُ الْاَدْبَارَ ﴿۱۵﴾ وَمَنْ یُّوَلِّھِمْ یَوْمَئِذٍ دُبُرَہٗٓ اِلَّا مُتَحَرِّفًا لِّقِتَالٍ اَوْ مُتَحَیِّزًا اِلٰی فِئَۃٍ فَقَدْ بَآءَ بِغَضَبٍ مِّنَ اللہِ وَمَاْوٰىہُ جَھَنَّمُ ط وَبِئْسَ الْمَصِیْرُ ﴿۱۶﴾﴾ (الانفال)

’’اے اہل ایمان! جب تمہارا مقابلہ ہو جائے کافروں سے میدانِ جنگ میں، تو تم اُن سے پیٹھ مت پھیرنا۔ اور جو کوئی بھی اُن سے اُس دن اپنی پیٹھ پھیرے گا، سوائے اس کے کہ وہ کوئی داؤ لگا رہا ہو جنگ کے لیے، یا کسی (دوسری) جمعیت سے ملنا ہو، تو وہ اللہ کا غضب لے کر لوٹا اور اُس کا ٹھکانہ جہنّم ہے، اور وہ بہت ہی بُرا ٹھکانہ ہے۔‘‘

یہاں اس آیت کریمہ میں مذکور لفظ ’’زَحْفًا‘‘ کا معنی ہے: کافروں سے جنگ اور دشمن کی طرف پیش قدمی کرنا اور ’’اَلتَّوَلِّیْ‘‘ کا مطلب ہے: کسی چیز سے پھر جانا۔ یعنی پیٹھ موڑ کر مڑنا اور یہاں اس کا معنی ہے: جہاد و قتال فی سبیل اللہ سے فرار اختیار کرنا۔

ابن عطیہ رحمہ اللہ کہتے ہیں: ادبار، دُبر کی جمع ہے اور اس آیت کریمہ میں ’’دبر‘‘ سے مراد اس فعل شنیع کی فصاحت کو بیان کرنا ہے۔ اس لیے کہ یہ کام ایک بڑے جرم کی مذمت کو بیان کر رہا ہے۔ دشمن کی طرف پیش قدمی کے دن راہِ فرار اختیار کرنا کیا ہے؟ (تفسیر ابن کثیر، جلد 2، ص 329)

دشمن کی طرف پیش قدمی اور حملے والے دن پیٹھ دکھا کر راہِ فرار اختیار کرنے والا وہ شخص ہوتا ہے جو کافر سپاہ کا سامنا کرنے سے گھبرا کر میدان قتال سے بھاگ اُٹھے۔

اس معاملے میں سب سے بڑا جرم اس شخص کا ہوگا جو کافروں کو مسلمانوں کے اموال و اسلحہ اور ان کی عورتوں اور بچوں کے بارے میں خبر دے اور اسے معلوم ہو کہ وہ عورتوں اور بچوں کو قتل کر دیں گے یا انہیں قیدی بنا لیں گے۔

اللہ عزوجل نے مسلمانوں کو دشمن سے آمنا سامنا کے دن اور معرکہ والے دن میدانِ قتال سے کافروں کے سامنے سے فرار ہونے سے منع فرمایا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے جب جہاد فی سبیل اللہ اور کافروں سے قتال کو فرض کیا تو اہل ایمان مجاہدین اور مسلم سپاہ پر اس جرم شنیع کو حرام قرار دیا۔ یعنی جب تم کافر دشمنوں کے قریب ہو جاؤ تو پھر انہیں اپنی پشتیں نہ دکھاؤ اور نہ ہی اپنے مسلمان ساتھیوں کو چھوڑ کر ان سے فرار ہو جاؤ۔ جو کوئی شخص ایسا کرے گا وہ اللہ کا غضب لے کر پلٹے گا اور قیامت والے دن اس کا ٹھکانہ جہنم ہوگا، جو کہ سب سے برا ٹھکانا ہے۔ الا یہ کہ بندہ خلوص دل سے معافی مانگ لے اور اللہ عزوجل اپنی عفو و درگزر کے ساتھ اس پر اپنا فضل کر دے۔

رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں:

((مَنْ قَالَ أَسْتَغْفِرُ اللہَ الَّذِیْ لَا إِلٰہَ إِلَّا ھُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ وَأَتُوْبُ إِلَیْہِ، غُفِرَ لَہٗ وَإِنْ کَانَ فَرَّ مِنَ الزَّحْفِ۔)) (ابوداؤد)

’’جس شخص نے (اپنے گناہوں سے معافی مانگتے ہوئے خلوص دل سے) یہ کہا: میں اُس اللہ کریم سے مغفرت طلب کرتا ہوں کہ جس کے سوا کوئی معبود برحق نہیں۔ وہ ازل سے تا ابد زندہ ہمیشہ ہمیشہ کے لیے قائم ہے اور میں اُسی رب کریم کی طرف رجوع کرتا ہوں۔ تو اسے معاف کر دیا جائے گا، اگرچہ اُس نے دشمن پر حملہ والے دن راہِ فرار کیوں نہ اختیار کی ہو۔‘‘

اللہ عزوجل نے اس ضمن میں ایک حالت کو مستثنیٰ قرار دیا ہے اور وہ اس طرح کہ دشمن کو دھوکہ دینے کی خاطر یا جنگی چال اختیار کرنے کے لیے مسلمان سپاہی پیچھے کی جانب دوڑنے والی کیفیت پیدا کرے۔ تاکہ وہ دشمن پر بھرپور طریقے سے حملہ کر سکے۔

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿وَمَنْ یُّوَلِّھِمْ یَوْمَئِذٍ دُبُرَہٗٓ اِلَّا مُتَحَرِّفًا لِّقِتَالٍ اَوْ مُتَحَیِّزًا اِلٰی فِئَۃٍ...﴾ مگر جو کوئی کترا کر ایک طرف چلے لڑنے کے لیے یا مسلمانوں کی دوسری جماعت (یونٹ، کمپنی یا بریگیڈ، کور وغیرہ) میں شامل ہونے کے لیے۔ (تو اس کے لیے ایسا کرنا جائز ہے) یا مسلمانوں کی دوسری فوج، جماعت یا گروہ سے مدد طلب کرنے کے لیے پیچھے ہٹتا ہے تاکہ وہ اس کے ساتھی مجاہدین کی آ کر مدد کریں تو یہ بھی درست ہے۔

اگر ان اسباب کے علاوہ کسی بھی وجہ سے معرکہ والے دن میدان قتال سے فرار اختیار کرے گا تو وہ ان سات ہلاک کرنے والے بڑے جرائم میں سے ایک جرم کا ارتکاب کرے گا جن کے بارے میں سیدنا ابوہریرہ ؓ بیان کرتے ہیں کہ: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے:

’’سات ہلاک کر دینے والی چیزوں (کبیرہ گناہوں) سے

بچو۔ صحابہ کرام ؓ نے دریافت کیا: اے اللہ کے رسول! یہ سات ہلاک کرنے والی چیزیں کیا ہیں؟ فرمایا: (۱)... اللہ کے ساتھ شرک کرنا۔ (۲)... جادو۔ (۳)... حق شرعی کے سوا کسی بھی جان کو قتل کرنا کہ جس کا قتل اللہ تعالیٰ نے حرام کر رکھا ہے۔ (۴)... سود کھانا۔ (۵)... ناحق یتیم کا مال کھا جانا۔ (۶)... معرکہ والے دن پیٹھ پھیر کر بھاگ جانا (۷)... غفلت کا شکار (سادہ طبیعت والی) بیاہی ہوئی مومن عورتوں پر زنا کی تہمت لگانا۔" (بخاری)

میدانِ قتال سے فرار ایک کبیرہ گناہ اور جرم ہے۔ اس سے دوسرے سپاہیوں اور لڑنے والوں کے حوصلے پست ہوتے ہیں اور نتیجتاً جنگ میں ناکامی کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔

جہاں اللہ تبارک و تعالیٰ نے معرکہ اور قتال والے دن میدانِ جنگ سے پیٹھ دکھا کر راہِ فرار اختیار کرنے سے منع فرمایا ہے وہاں اُس نے کافروں سے لڑائی کے وقت ثابت قدمی اور صبر و استقامت اختیار کرنے کا بھی حکم دیا ہے۔ نہی اور امر دونوں کو برابر بیان کر کے دشمن کے مقابلے میں اہلِ ایمان مجاہدین کو ڈٹ جانے کی تاکید فرما دی اور پھر اس کے ساتھ ساتھ اللہ کریم نے اپنے مومن مجاہدین کو اپنے کافر دشمنوں پر نصرت اور فتح حاصل کرنے کے لیے انہیں اللہ تعالیٰ کا بہت زیادہ ذکر کرتے رہنے اور اُس سے نصرت و فتح کی بکثرت دعا مانگتے رہنے کا بھی حکم فرمایا ہے۔ تاکہ وہ اثبات و دعا کے ساتھ اپنے دشمنوں پر فتح یاب ہو سکیں اور اللہ رب العالمین ان کی مدد فرما دے۔

چنانچہ اللہ عزوجل فرماتے ہیں: ﴿یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اِذَا لَقِیْتُمْ فِئَةً فَاثْبُتُوْا وَاذْكُرُوا اللّٰهَ كَثِیْرًا لَّعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ۝۴۵﴾ (الانفال) "اے اہلِ ایمان! جب بھی تمہارا مقابلہ ہو کسی گروہ سے تو ثابت قدم رہو اور اللہ کا ذکر کرتے رہو کثرت کے ساتھ تاکہ تم فلاح پاؤ۔"

اس آیتِ کریمہ میں اللہ تبارک و تعالیٰ کی طرف سے اپنے مومن بندوں کو دشمن سے آمنے سامنے کے وقت کی تعلیم اور دشمن سے مڈبھیڑ کے وقت شجاعت اور دلیری کے لیے راہنمائی ہے۔

سیدنا عبداللہ بن ابی اوفی ؓ بیان کرتے ہیں کہ: رسول اللہ ﷺ لوگوں کے درمیان خطاب کرنے کے لیے کھڑے ہوئے اور فرمایا:

"لوگو! دشمن سے مڈبھیڑ کی خواہش نہ کیا کرو۔ بلکہ اللہ تعالیٰ سے عافیت کا سوال کیا کرو اور جب تمہارا اُن سے آمنا سامنا ہو جائے تو پھر صبر سے کام لیا کرو۔ جان لو کہ جنت (کا حصول) تلواروں کے سائے تلے ہے۔" (بخاری)

پھر نبی مکرم ﷺ اللہ تبارک و تعالیٰ سے عرض گزار ہوئے: "اے کتاب عظیم کو اتارنے والے اللہ! بادلوں کو چلانے والے خالق کائنات! افواجوں کو شکست سے دوچار کرنے والے اللہ! ان کو شکست سے دوچار کر اور ہمیں ان پر فتح عطا فرما۔"

مومن آدمی پر اللہ رب العالمین کی اطاعت و فرمانبرداری، دشمنوں سے لڑائی اور ان سے جنگ کے وقت صبر و استقامت واجب ہے۔ پس نہ ہی تو مسلمان مجاہد راہِ فرار اختیار کرے اور نہ ہی بزدلی، کمزوری سے کام لے۔

ہر لحظہ ہے مومن کی نئی شان، نئی آن
گفتار میں، کردار میں، اللہ کی برہان
قہاری و غفاری، قدوسی و جبروت

مسلمان آدمی پر یہ بھی واجب ہے کہ وہ حالتِ جنگ میں اللہ کے ذکر کا دامن مضبوطی سے تھامے رکھے، اس سے یہ کبھی غافل نہ ہو۔ بلکہ اس کے ذریعے اللہ کی مدد طلب کرے اور رب کریم پر توکل کرے۔ اپنے دشمنوں پر اللہ عزوجل سے اس کے ذکر (نماز، روزے، قرآن کی تلاوت اور صبح و شام کے اذکار) کے ذریعے مدد طلب کرے۔ اپنے اور اہلِ ایمان مجاہدین کے ذریعے کسی تنازعہ کو کھڑا نہ کرے کہ اس سے کہیں ان میں پھوٹ نہ پڑ جائے اور اس حالت میں کہیں ان کی اجتماعی قوت، جرأت و شجاعت اور کافروں پر اُن کا رعب ختم نہ ہو جائے۔ جیسا کہ اللہ عزوجل کا ارشادِ گرامی ہے:

"اور حکم مانو اللہ کا اور اُس کے رسول (ﷺ) کا اور آپس میں جھگڑا نہ کرو ورنہ تم ڈھیلے پڑ جاؤ گے اور تمہاری ہوا اُکھڑ جائے گی، اور ثابت قدم رہو۔ یقیناً اللہ ثابت قدم رہنے والوں کے ساتھ ہے۔" (الانفال:46)

صحابہ کرام ؓ کا غزوات میں شجاعت و بہادری، اللہ عزوجل اور اس کے حبیب و خلیل نبی محمد رسول اللہ ﷺ کے احکام و اوامر کی تعمیل اور جس عظیم تر ہدف و مقصد کی طرف نبی معظم ﷺ نے ان کی راہنمائی کی تھی اسے بجالانے میں جو کردار و عمل تھا وہ سابقہ امتوں میں سے کسی کے اندر بھی کسی بھی زمانے میں دکھائی نہیں دیتا اور نہ ہی ان کے بعد کسی اور کا نصیب ہو سکتا ہے۔ اس لیے کہ بلاشبہ ان لوگوں نے رسول اللہ ﷺ کی ذاتِ اطہر اور آپ کی اطاعت کی برکت سے دلوں کو بھی فتح کیا اور ایک نہایت مختصر عرصہ میں مشرق و مغرب کے تمام ملکوں کو بھی فتح کر لیا تھا۔ حالانکہ دنیا کی تمام اقالیم کے لشکروں کی نسبت ان کی تعداد بہت ہی کم تھی۔ ان اللہ کے مومن، متقی اور مجاہد بندوں نے تمام اعداء اللہ پر غلبہ حاصل کر کے اللہ کے کلمہ کو بلند کر دیا اور یوں اللہ تبارک و تعالیٰ کا دین دنیا جہان کے سارے ادیان پر غالب آ گیا۔ تیس سالوں کی قلیل مدت میں اسلامی سلطنت کی سرحدیں زمین کے مشارق و مغارب تک پھیل گئیں۔ یوں اللہ عزوجل ان سے راضی ہو گیا اور وہ اپنے رب سے راضی ہو گئے۔ رضی اللہ عنہم ورضوا عنہ۔

گوشۂ انسدادِ سود

وفاقی شرعی عدالت کے 14 سوال اور ان کے جوابات

(گزشتہ سے پیوستہ)

امام سرخسی نے نجران کے عیسائیوں کو سودی لین دین سے روک دینے کی حکمت یہی بیان کی ہے:

قد صح ان رسول الله ﷺ کتب الی اهل نجران بِأَنْ تَدَعُوا الرِّبَا اَوْ تَأْذَنُوْا بِحَرْبٍ مِّنَ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وکان ذلک لهذا المعنی انه فسق منهم فی الدیانة فقد ثبت بالنص حرمة ذلک فی دینهم قال الله تعالیٰ: وَاَخْذِهِمُ الرِّبٰوا وَقَدْ نُهُوْا عَنْهُ

(شرح السیر الکبیر: ۱۵۴۶/۴، ۱۵۴۷)

"صحیح سند سے ثابت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اہلِ نجران کو لکھا کہ سودی لین دین چھوڑ دو یا پھر اللہ اور اس کے رسول کی طرف سے اعلانِ جنگ سن لو۔ اس کی وجہ یہی تھی کہ سود ان کے مذہب میں گناہ کا کام تھا۔ چنانچہ قرآن مجید سے صراحتہً ثابت ہے کہ یہ ان کے مذہب میں حرام ہے۔ فرمایا: "اور یہود کا ایک جرم سود لینا بھی تھا حالانکہ انہیں اس سے منع کیا گیا تھا۔" (جاری ہے)

بحوالہ: "انسدادِ سود کا مقدمہ اور وفاقی شرعی عدالت کے 14 سوال" از حافظ عاطف وحید

آہ! فیڈرل شریعت کورٹ کے سود کے خلاف فیصلہ کو 1126 دن گزر چکے!

امیر محترم و نائب ناظم اعلیٰ جنوبی پاکستان کا سالانہ تنظیمی دورہ حلقہ سکھر

9 مئی 2025ء کو امیر محترم و نائب ناظم اعلیٰ جنوبی پاکستان حلقہ سکھر کے تنظیمی دورہ کے سلسلے میں سکھر تشریف لائے۔ امیر حلقہ احمد صادق سومرو و حلقہ کے معاونین نے مہمانوں کا استقبال کیا۔ رات کا قیام اور طعام تنظیم کے مرکز سکھر میں کیا۔ 10 مئی 2025ء بروز ہفتہ دن 10:00 بجے حلقہ سکھر کے تمام رفقاء کی امیر محترم سے اجتماعی ملاقات ہوئی۔ پروگرام کا آغاز جناب حافظ ثناء اللہ گبول کی تلاوت کلام پاک سے ہوا۔ تلاوت کے بعد نائب ناظم اعلیٰ نے امیر محترم کے تنظیمی دورہ کے خدوخال اور مقاصد بیان کیے۔ امیر حلقہ نے حلقہ کا تفصیلی تعارف اور جائزہ پیش کیا۔ اس کے بعد امیر محترم نے تنظیم اسلامی میں نئے شامل ہونے والے رفقاء سے تعارف حاصل کیا۔ تعارف کے بعد سوال و جواب کی نشست ہوئی اور امیر محترم نے رفقاء کے سوالوں کے تسلی بخش جوابات دیئے۔ اس کے بعد بیعت مسنونہ کا اہتمام ہوا۔ پہلے مبتدی اور بعد میں ملتزم رفقاء نے بیعت کی سعادت حاصل کی۔ امیر محترم کی اجتماعی دعا پر یہ سیشن دوپہر 12:00 بجے ختم ہوا۔ 12:00 سے 1:15 تک حلقہ سکھر کے تمام ذمہ داران سے اجتماعی ملاقات کا سیشن ہوا۔ امیر محترم نے حلقہ کے ذمہ داران سے تعارف حاصل کیا اور گفتگو فرمائی۔ حلقہ کے مسائل سنے اور قیمتی مشورے اور ہدایات دیں۔ ذمہ داران کے سوالات کے جوابات دیئے۔ اس ملاقات میں نائب ناظم اعلیٰ جنوبی پاکستان محترم انجینئر سید نعمان اختر بھی شریک رہے۔ نماز ظہر 1:15 بجے امیر محترم کی امامت میں ادا کی گئی۔ نماز ظہر کے بعد آدھے گھنٹے تک امیر محترم کے ساتھ ذمہ داران کی ملاقات کا سیشن جاری رہا۔ (رپورٹ: نصر اللہ انصاری، معتمد حلقہ سکھر)

امیر تنظیم اسلامی شجاع الدین شیخ ﷾ کا دورہ حلقہ گوجرانوالہ ڈویژن

امیر محترم شجاع الدین شیخ ﷾، ناظم اعلیٰ جناب ڈاکٹر عطا الرحمن عارف اور نائب ناظم اعلیٰ زون شرقی پنجاب جناب پرویز اقبال کے ہمراہ 19 اپریل بروز ہفتہ مسجد نمرہ گوجرانوالہ تشریف لائے۔

اجتماع کا باقاعدہ آغاز صبح 9:30 بجے تلاوت قرآن حکیم سے ہوا جس کی سعادت جناب حافظ عتیق الرحمن نے حاصل کی۔ اس کے بعد امیر حلقہ نے حلقہ کا مختصر تعارف پیش کیا اور حلقہ کے ذمہ داران کا تعارف کروایا۔ اس کے بعد سال کے دوران شامل ہونے والے نئے رفقاء نے باری باری اپنا تعارف کروایا۔ بعد ازاں سوال و جواب کی نشست ہوئی۔ سوالات میں فلسطین کی صورت حال، افغانستان حکومت، تنظیم اسلامی کی فکر اور روزمرہ کے معاشی مسائل شامل تھے۔ امیر محترم نے کہا کہ حالات حاضرہ کے اکثر سوالات کے جوابات خطاب جمعہ میں موجود ہوتے ہیں لہٰذا خطاب جمعہ باقاعدگی سے سننا چاہیے۔

اس کے بعد مبتدی بیعت کا اہتمام کیا گیا جس میں رفقاء کے علاوہ بہت سے احباب بھی شریک ہوئے۔ اسی طرح ملتزم رفقاء کی بیعت کا بھی اہتمام ہوا۔ چائے کے وقفہ کے بعد امیر محترم سے حلقہ کے ذمہ داران نے ملاقات کی۔ امیر محترم نے ذمہ داران کے سوالوں کے جوابات دیئے۔ امیر محترم نے غیر حاضر رفقاء سے رابطہ کرنے اور امیر محترم کا سلام پہنچانے کا کہا۔ رفقائے تنظیم کو بانی تنظیم اسلامی ڈاکٹر اسرار احمدؒ کا ویڈیو لیکچر ''یہودی عزائم اور عالم اسلام'' پروجیکٹر پر دکھانے کا اہتمام کیا گیا، جس کا دورانیہ ایک گھنٹہ تھا۔ رفقاء نے بڑی دلچسپی سے دیکھا۔ نمازِ ظہر کے بعد امیر تنظیم اسلامی لاہور کے لیے روانہ ہو گئے۔ الحمد للہ تمام پروگرام انتہائی احسن طریقہ سے بروقت سرانجام پا گئے اللہ سبحانہ وتعالیٰ اپنی بارگاہ میں رفقاء کی اس کاوش کو قبول فرمائے۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو ہدایت پر استقامت عطا فرمائے اور ہمارا حامی و ناصر ہو۔

(رپورٹ: رانا ضیاء الحسن، ناظم نشر و اشاعت حلقہ گوجرانوالہ)

تنظیم اسلامی حلقہ اسلام آباد کا سہ ماہی اجتماع

18 مئی 2025 کو تنظیم اسلامی حلقہ اسلام آباد کے زیر اہتمام قرآن کمپلیکس پیہونٹ میں سہ ماہی اجتماع منعقد ہوا۔ اجتماع میں تقریباً 220 رفقا نے شرکت کی۔ اجتماع صبح نو بجے شروع ہوا اور نماز عصر تک جاری رہا۔ سٹیج سیکرٹری کے فرائض حلقہ اسلام آباد کے ناظم نشر و اشاعت جناب ڈاکٹر اشرف علی نے انجام دیئے۔

پروگرام کا باقاعدہ آغاز درس قرآن پاک سے ہوا۔ جناب سہیل شہزاد نے ''تعلق مع اللہ'' کے موضوع پر گفتگو کی۔ جس کے بعد جناب خرم شہزاد نے درس حدیث میں حاضرین پر واضح کیا کہ انبیاء ﷺ کن لوگوں پر رشک کریں گے۔ پہلی نشست کے اختتام پر اسلام آباد شمالی کے امیر جناب اعجاز حسین نے سورہ البقرہ آیت نمبر 143 اور سورۃ الحج کے آخری رکوع کی روشنی میں امت کا فرض منصبی ''شہادت علی الناس'' کے موضوع پر سیر حاصل گفتگو کی۔

چائے کے وقفے کے بعد ایک مذاکرے کا اہتمام کیا گیا جس کا عنوان ''دعوت کیوں اور کن لوگوں کو'' تھا۔ مذاکرے کا مقصد حاضرین پر یہ واضح کرانے کی کوشش تھی کہ امیر محترم کی جانب سے دیئے گئے دعوتی اہداف کو کیسے حاصل کیا جا سکتا ہے؟ حلقہ اسلام آباد کے ناظم دعوت جناب سہیل انور نے مبتدی، ملتزم اور امراء کو تین مختلف گروپوں میں تقسیم کیا۔ سوال و جواب کے ذریعے اس مذاکرے کو ثمر آور بنایا۔

مذاکرے کے بعد بانی تنظیم ڈاکٹر اسرار احمد رحمہ اللہ کی ویڈیو چلائی گئی جس کا موضوع تھا ''قرآنی فکر کے چار زاویے۔'' اس دوران ہر زاویے پر اس سیشن کے میزبان جناب ابوسفیان نے رفقاء سے متعلق سوالات پوچھ کر جہاں ان کی بھرپور شرکت کو یقینی بنانے کی کوشش کی وہاں اس اہم موضوع پر ان کی معلومات میں بھی مسلسل اضافہ کرتے رہے۔

ایک روزہ سہ ماہی اجتماع کے آخر میں پاک بھارت حالیہ جنگ کے تناظر میں ملکی اور علاقائی سیاسی صورت حال سے آگاہی حاصل کرنے کے لیے رفقائے تنظیم کے لیے پینل ڈسکشن کا اہتمام بھی کیا گیا۔ جس کا عنوان تھا ''قومی و عالمی منظر نامہ اور ہماری ذمہ داریاں''۔ اس پروگرام کی میزبانی کی ذمہ داری جناب ڈاکٹر اشرف علی نے نبھائی جبکہ شرکاء میں جناب عظمت ممتاز ثاقب، کموڈور جناب عابد احسان اور ایئر کموڈور جناب اختر علی شامل تھے۔ پروگرام میں حالیہ پاک بھارت جنگ کے حوالے سے مختلف پہلوں کا جائزہ لیا گیا اور آخر میں مملکت خداداد پاکستان میں سیاسی عدم استحکام، معاشی بحران، علاقے سے دہشت گردی کے ناسور کو اکھاڑ پھینکنے اور پائیدار امن کے قیام کی خاطر سفارشات پیش کی گئیں۔

اختتامی کلمات میں امیر حلقہ جناب راجہ اصغر نے پروگرام کے کامیاب انعقاد پر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیا اور ساتھ ہی انہوں نے رفقائے تنظیم کا بالعموم اور منتظمین کا بالخصوص شکریہ بھی ادا کیا اور رفقاء کو اپنی ذمہ داریوں کا احساس دلاتے ہوئے کہا کہ ایک انقلابی جماعت کے ارکان ہونے کے ناطے وہ اپنی مصروفیات سے زیادہ سے زیادہ وقت نکال کر اپنی جان و مال، اوقات اور صلاحیتوں کو اللہ کے دین کے غلبے کے لیے کھپائیں۔ اسی دوران امیر حلقہ نے رفقاء کو امیر محترم کی جانب سے دیئے گئے اہداف کو بھی ہر وقت ذہن میں تازہ رکھنے کی تلقین کی۔ (رپورٹ: ڈاکٹر اشرف علی، ناظم نشر و اشاعت، حلقہ اسلام آباد)

حلقہ کراچی جنوبی کے زیر اہتمام مظاہرہ ''اہل غزہ کی پکار اور ہمارا کردار''

10 مئی کو نماز عشاء کی ادائیگی کے بعد مقامی تنظیم اسلامی اختر کالونی کے رفقاء و احباب نے عیدگاہ چوک میں پُرامن مظاہرہ کیا۔ رفقاء و احباب نے پاکستان اور فلسطین کے جھنڈے اور پلے کارڈ اٹھا رکھے تھے۔ جناب انجینئر عمیر نواز، جناب عمران عاشق اور جناب شہزاد نے کارنر میٹنگ کی۔ لوگوں کو فلسطین و غزہ کے مظالم سے آگاہ کیا اور مسلمانوں کی ذمہ داری پر توجہ دلائی۔ اس کے بعد ریلی کا آغاز عیدگاہ چوک علامہ اقبال روڈ منظور کالونی سے

کیا گیا۔ ریلی کے آخر میں جناب شہزاد احمد نے دعا کروائی۔

اللہ پاک سے دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ پاکستان، فلسطین اور تمام عالم اسلام پر اپنا خاص رحم و کرم فرمائے اور امت مسلمہ کو اپنی ذمہ داری ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اللہ تعالیٰ رفقاء و احباب کی اس کاوش کو قبول فرما کر ان کے لیے توشۂ آخرت بنائے۔ آمین یارب العالمین!

(رپورٹ: محمد سہیل، معتمد حلقہ کراچی جنوبی)

اسرائیلی درندگی کے خلاف حلقہ خیبر پختونخوا جنوبی (مردان) کے زیر اہتمام مظاہرہ

حلقہ خیبر پختونخوا جنوبی کی مقامی تنظیم مردان نے اسرائیلی درندگی کے خلاف کالج چوک مردان میں بروز پیر احتجاجی مظاہرے کا انعقاد کیا۔

یہ مظاہرہ پورے 4 بجے شروع ہوا اور ایک گھنٹے تک جاری رہا۔ اس میں 52 رفقاء و احباب نے شرکت کی۔ مظاہرے میں مقامی تنظیم مردان اور نوشہرہ کے رفقاء کے علاوہ امیر حلقہ خیبر پختونخوا جنوبی بمع معاونین و کچھ منفرد رفقاء شامل تھے۔ شرکاء ہاتھوں میں ٹی بورڈز اور بینرز اُٹھائے کالج چوک کے چاروں اطراف میں کھڑے تھے۔ مظاہرے کے لیے ساؤنڈ سسٹم کا بھی بندوبست کیا گیا تھا۔ دوران مظاہرہ محترم محمد شمیم خٹک امیر حلقہ خیبر پختونخوا جنوبی، محترم ڈاکٹر حافظ محمد مقصود، امیر مقامی تنظیم مردان، محترم ارشد علی، مقامی نائب امیر مردان، محترم سراج اللہ، معتمد مقامی تنظیم مردان، محترم محمد عادل خٹک، ناظم مالیات مقامی تنظیم مردان، محترم قاری محمد اسماعیل، نقیب اسرہ مردان اور محترم قاضی فیصل ظہیر، معتمد مقامی تنظیم نوشہرہ نے اپنے خطابات سے شرکاء کے دلوں کو گرمایا۔ کالج چوک مردان شہر کے مصروف ترین مقامات میں سے ہے، جہاں راہ گیروں نے تنظیم اسلامی کی ان کاوشوں پر داد دی۔ اس مظاہرے میں میڈیا کے کارکنان نے بھرپور تعاون کرتے ہوئے مظاہرے کی کوریج کی، امیر حلقہ اور تنظیم اسلامی کے ذمہ داران کے تاثرات ریکارڈ کیے۔ اسی طرح پولیس اور دیگر اداروں کے افراد نے بھی تعاون کیا۔ امیر حلقہ نے ان سب کا فرداً فرداً شکریہ ادا کیا۔ یہ مظاہرہ امیر حلقہ کے اختتامی خطاب و دعائے مسنونہ پر اختتام پذیر ہوا۔

(رپورٹ: سعید اللہ شاہ، معتمد حلقہ خیبر پختونخوا جنوبی)

حلقہ خیبر پختونخوا جنوبی کے زیر اہتمام توسیعی دعوت پروگرام

بروز جمعہ حلقہ خیبر پختونخوا جنوبی کے زیر اہتمام ضلع نوشہرہ کے گاؤں زڑہ میانہ کے ایک حجرے میں توسیعی دعوت کے سلسلے میں ایک پروگرام کا انعقاد کیا گیا جس میں مدرس کے فرائض ناظم دعوت حلقہ محترم حبیب الرحمٰن نے سرانجام دیے۔ یہ پروگرام نماز عصر سے نماز مغرب تک جاری رہا۔ انھوں نے اپنے خطاب میں "امتِ مسلمہ کے لیے سہ نکاتی لائحہ عمل اور اقامت دین کی جدوجہد" پر مفصل گفتگو کی۔ اس پروگرام میں تقریباً 37 احباب نے شرکت کی۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو ہدایت پر استقامت عطا فرمائے اور ہمارا حامی و ناصر ہو۔

(رپورٹ: سعید اللہ شاہ، معتمد حلقہ خیبر پختونخوا جنوبی)

حلقہ سرگودھا کے زیر اہتمام سہ ماہی تربیتی اجتماع

حلقہ سرگودھا کے زیر اہتمام نماز عصر تا اگلے روز دن 11:00 بجے تک بصورت شب بیداری سہ ماہی تربیتی اجتماع کا انعقاد رفاہ کالج جوہر آباد میں ہوا۔ جس میں میانوالی، جوہر آباد، اور سرگودھا سے مجموعی طور پر 55 رفقاء اور 2 احباب نے شرکت فرمائی۔ پروگرام کی تفصیل کچھ یوں ہے۔

بعد نماز عصر پروگرام کے آغاز میں جناب عثمان غنی نے سورۃ الحدید کی آیات 11 تا 15 کی تلاوت و ترجمہ کا شرف حاصل کیا۔ اس کے بعد جناب عبدالرحمٰن مقامی تنظیم غربی کے امیر نے "قرآن سے ہمارا تعلق؟" کے موضوع پر گفتگو فرمائی۔ نماز مغرب کے وقفے کے بعد "اقامت دین کی جدوجہد: اسوہ رسول ﷺ کی روشنی میں" جناب ماسٹر ظفر اقبال کا موضوع خطاب رہا۔ وقفہ نماز عشاء اور طعام کے بعد رفقاء و احباب کو جناب ڈاکٹر انوار علی کی ویڈیو پریزینٹیشن "مسئلہ فلسطین: تاریخ کے تناظر میں" دکھائی گئی۔

وقفہ آرام کے بعد رفقاء کو 3:45 پر نماز تہجد و تلاوتِ قرآن حکیم کے لیے بیدار کیا گیا۔ نمازِ فجر سے قبل مسنون دُعاؤں کے حفظ کا اہتمام ہوا۔ نمازِ فجر کے بعد جناب ارسلان اکرم گل نے سورۃ المنافقون کے دوسرے رکوع پر درسِ قرآن دیا۔ ناشتہ کے بعد دوسری نشست کا آغاز درسِ حدیث سے ہوا۔ جناب حافظ وقاص شاہد نے "آزمائش راہ حق کا لازمہ ہے" کے موضوع پر درسِ حدیث دیا۔ مقامی امیر میانوالی جناب نور خان نے منہاج القاصدین کتاب سے "وہ اسباب جن سے صغیرہ گناہ کبیرہ بن جاتے ہیں" کے موضوع پر مطالعہ لٹریچر کروایا، اس کے بعد جناب عثمان غنی نے "موجودہ نظام تعلیم میں بچوں کی تربیت اور ہماری ذمہ داریاں" کے موضوع پر خطاب فرمایا۔ اس کے بعد جناب حمید اللہ خان ناظم دعوت حلقہ نے "دعوت دین سنت انبیاء علیہم السلام" کے موضوع پر گفتگو فرمائی۔ اس کے بعد رفقاء سے پروگرام کو مزید بہتر بنانے کے لیے تاثرات وتجاویز مانگ لیں۔ آخر میں امیر حلقہ نے رفقاء خصوصاً مدرسین کا شکریہ ادا کیا اور رفقاء کو سالانہ اجتماع 2024ء کے موقع امیر محترم کی طرف سے دیئے گے اہداف کی یاددہانی کے ساتھ ساتھ اطاعت امیر کی ضرورت و اہمیت پر زور دیا۔ نظم کی پابندی پر گفتگو فرمائی۔ اعلان فرمایا کہ اب تربیتی پروگرام تو مکمل ہو چکا ہے تاہم اب ہم سب رفقاء و احباب حلقہ کے تحت منعقدہ اسرائیلی مظالم کے خلاف احتجاجی ریلی میں شرکت کریں گے۔ ریلی محمدی مسجد جوہر آباد سے شروع ہو کر مین بازار سے ہوتی ہوئی کالج روڈ چوک میں اختتام پذیر ہوئی۔ اس کے ساتھ ہی پروگرام کا اختتام مسنون دُعا کے ساتھ ہوا۔ اللہ سبحانہٗ سے دعا ہے کہ تمام رفقاء و احباب کی حاضری کو منظور فرمائے اور کوتاہیوں سے درگزر فرمائے۔

(رپورٹ: ہارون شہزاد، ناظم نشرواشاعت حلقہ (شرقی زون))

دعائے مغفرت

إِنَّا لِلّٰهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ

☆ حلقہ بلوچستان، کوئٹہ شمالی کے بزرگ ساتھی جناب محمد رفیق وفات پا گئے۔

☆ حلقہ کراچی وسطی، راشد منہاس جوہر 2 کے ملتزم رفیق جناب بشارت حسین کے والد وفات پا گئے۔

برائے تعزیت: 0331-2189267

☆ حلقہ بہاولنگر کے رفیق جناب چودھری بشیر احمد کے بڑے بھائی وفات پا گئے۔

برائے تعزیت: 0300-7922456

☆ حلقہ کراچی جنوبی، کورنگی وسطی تنظیم کے ملتزم رفیق جناب سید معین الدین کے بھائی وفات پا گئے۔ برائے تعزیت: 0317-0027898

☆ حلقہ سرگودھا شرقی کے ملتزم رفیق جناب حافظ وقاص شاہد کی نانی وفات پا گئیں۔

برائے تعزیت: 0301-3133139

اللہ تعالیٰ مرحومین کی مغفرت فرمائے اور پس ماندگان کو صبر جمیل کی توفیق دے۔

قارئین سے بھی ان کے لیے دُعائے مغفرت کی اپیل ہے۔

اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَهُمْ وَارْحَمْهُمْ وَاَدْخِلْهُمْ فِیْ رَحْمَتِكَ وَحَاسِبْهُمْ حِسَابًا يَّسِيْرًا

اخبارِ اسلام

مسلم دنیا سے متعلق اہم خبریں

● **غزہ: القسام بریگیڈ کے کمانڈر محمد السنوار شہید:** حماس کے مسلح ونگ القسام کے نئے کمانڈر اور حماس کے شہید سربراہ یحییٰ سنوار کے بھائی محمد السنوار کو نشانہ بنانے کے لیے کی گئی کارروائی کے کئی دنوں کے بعد اب یہ بات واضح ہو چکی ہے کہ خان یونس میں اسرائیل کے فضائی حملے میں حماس کے عسکری ونگ القسام بریگیڈ کے کمانڈر محمد السنوار شہید ہو چکے ہیں۔ اُن کا جسدِ خاکی جنوبی غزہ کے شہر خان یونس میں ایک سرنگ سے ملا ہے جہاں ان کے دس مزید شہید ساتھیوں کے جسدِ خاکی بھی موجود تھے۔

تین ماہ بعد 9 امدادی ٹرکوں کا داخلہ: اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل کے انسانی امور کے نائب سیکرٹری ٹوم فلیچر نے کہا کہ اسرائیل نے کرم ابوسالم کراسنگ کے ذریعے 9 امدادی ٹرکوں کو غزہ میں داخل ہونے کی اجازت دی ہے جو 11 ہفتوں سے جاری مکمل محاصرے کے بعد پہلا موقع ہے۔ اس مقدار کی نسبت سمندر میں ایک قطرہ ہے۔

سموٹریچ کے الفاظ نسل کشی کے اعتراف کا کھلا ثبوت ہیں، حماس: اسلامی تحریک مزاحمت حماس نے قابض اسرائیلی وزیر مالیات بتسلئیل سموٹریچ کے حالیہ بیان کو فلسطینی قوم کے خلاف جاری نسل کشی کا کھلا اور واضح اعتراف قرار دیا ہے۔ حماس نے کہا ہے کہ قابض حکومت کی جانب سے غزہ کو مکمل طور پر تباہ کرنے اور اس کے باسیوں کو زبردستی ہجرت پر مجبور کرنے کا اعلان درحقیقت ایک ایسی مجرمانہ سوچ کی عکاسی ہے جو کسی تاویل کی محتاج نہیں۔

● **امریکہ: حزب اللہ پر نئی پابندیاں عائد کر دیں:** امریکی محکمہ خزانہ کے نائب وزیر کا کہنا ہے کہ لبنانی گروپ حزب اللہ کے 2 سینئر عہدیداروں اور گروپ کی مالی معاونت پر امریکہ نے 2 سہولت کاروں پر نئی پابندیاں عائد کر دی ہیں۔

● **اسرائیل: یاہو کا غزہ پر مکمل قبضے کا اعلان:** اسرائیلی وزیر اعظم نیتن یاہو نے غزہ میں محدود پیمانے پر بنیادی انسانی امداد کی تقسیم کی اجازت دیتے ہوئے کہا ہے کہ اسرائیل غزہ پر مکمل قبضہ کرے گا، اسرائیلی فوج نے غزہ کے دوسرے بڑے شہر خان یونس کے تمام شہریوں کو فوری جبری انخلا کا حکم دیتے ہوئے خبردار کیا ہے کہ وہاں 'ایک بڑا حملہ' ہونے والا ہے۔

● **ایران: برطانیہ میں ایرانی شہریوں کی گرفتاری پر برطانوی سفیر طلب:** جاسوسی کے الزام میں اپنے متعدد شہریوں کی گرفتاری پر ایران نے دارالحکومت میں برطانوی سفیر کو طلب کر کے احتجاج کیا۔

یورینیم کی افزودگی جاری رہے گی: وزیر خارجہ عباس عراقچی کا کہنا ہے کہ معاہدہ ہو یا نہ ہو دونوں صورتوں میں ایران یورینیم کی افزودگی جاری رکھے گا۔ اگر امریکہ چاہتا ہے کہ ایران جوہری ہتھیار حاصل نہ کرے تو معاہدہ ممکن ہے اور ہم اس مقصد کے لیے سنجیدہ بات چیت کے لیے تیار ہیں۔

● **بنگلہ دیش: 17 سالہ نوجوان نے ناسا کی ویب سائیٹ ہیک کر لی:** 17 سالہ اتھیکل ہیکر محمد شہریار شہناز شووون نے امریکی خلائی ادارے ناسا کے سائبر سیکیورٹی سسٹم میں ایک نہایت اہم خامی دریافت کر کے اُسے ہیک کر لیا جس پر ناسا نے اُسے آفیشل تعریفی خط جاری کیا۔

● **بھارت: آپریشن سندور پر تنقید پر مسلم پروفیسر گرفتار:** ریاست ہریانہ کی اشوکا یونیورسٹی کے ایسوسی ایٹ پروفیسر علی خان محمود آباد کو دہلی میں اُن کے گھر سے کرنل صوفیہ سے متعلق ٹویٹ کرنے اور آپریشن سندور سے متعلق بیان دینے پر بی جے پی یوتھ ونگ کے رکن کی شکایت پر حراست میں لے لیا گیا۔

● **مصر: حج پرمٹ کے بغیر حج غیر شرعی اور گناہ تصور ہوگا، مفتی اعظم مصر:** مفتی اعظم ڈاکٹر نظیر عیاد نے واضح کیا ہے کہ سعودی عرب کی اجازت کے بغیر حج ادا کرنا قانون کی خلاف ورزی بلکہ شرعاً ناجائز ہے۔ انہوں نے کہا جو شخص اجازت نامے کے بغیر حج پر جاتا ہے وہ گناہ گار رہتا ہے کیونکہ وہ ولی امر کی نافرمانی کا مرتکب ہوتا ہے۔

فضائیہ کا طیارہ بحیرہ روم میں گر کر تباہ: مصری فضائیہ کا جنگی تربیتی طیارہ معمول کی پرواز کے دوران فنی خرابی کا شکار ہو کر صوبہ دمیاط کے علاقہ راس البر میں بحیرہ روم کی ساحلی پٹی میں گر کر تباہ ہو گیا، حادثے میں طیارے کا پائلٹ جاں بحق ہو گیا۔

● **برطانیہ: مختلف شہروں میں فلسطینیوں کی حمایت میں نکبہ مارچ:** لندن سمیت برطانیہ کے مختلف شہروں میں فلسطینیوں کی حمایت میں ہزاروں افراد نے نکبہ مارچ کیا۔ سرزمین فلسطین سے فلسطینیوں کی جبری بے دخلی کے 77 سال پورے ہونے پر برطانیہ کے مختلف شہروں میں ہزاروں افراد نے ریلیاں نکالیں۔ ریلی کے شرکاء نے مطالبہ کیا کہ اسرائیل فلسطینیوں کا قتل عام بند کر کے فلسطینیوں کی زمین واپس کرے اور حکومتِ برطانیہ اسرائیل کو ہتھیاروں کی فروخت فوری روک دے۔

● **مراکش: دمشق میں سفارت خانہ دوبارہ کھولنے کا اعلان:** مراکش کے شاہ محمد ششم کی طرف سے شام کے عبوری صدر احمد الشارع کے نام لکھے ایک خط میں بتایا گیا ہے کہ مراکش دمشق میں اپنا سفارت خانہ دوبارہ کھولے گا۔

● **صومالیہ: فوجی بھرتی مرکز میں خودکش دھماکہ:** صومالیہ میں فوجی بھرتی مرکز میں خودکش بمبار نے فوجی بھرتی مرکز کے گیٹ پر خود کو دھماکے سے اڑا دیا جس سے 10 افراد جاں بحق جبکہ متعدد زخمی ہو گئے۔

● **نائیجیریا: آئی ایم ایف کے قرض سے آزاد ملک بن گیا:** عالمی مالیاتی فنڈ (آئی ایم ایف) سے حاصل کردہ 3 ارب 40 کروڑ ڈالر کا قرض واپس کر کے نائیجیریا قرض سے آزاد ملک بن گیا۔

● **اقوام متحدہ: مہاجرین کو سمندر میں پھینکنے پر بھارت سے وضاحت طلب:** اقوام متحدہ نے بھارتی نیوی کی جانب سے روہنگیا مہاجرین کو سمندر میں پھینکنے کا سخت نوٹس لیا ہے۔ اقوام متحدہ کے انسانی حقوق کمیشن نے کہا ہے کہ بھارتی نیوی کی جانب سے روہنگیا مہاجرین کو بحیرہ انڈمان میں پھینکنے کی اطلاعات پر شدید تشویش ہے اور اس حوالے سے ماہرین نے واقعہ کی باضابطہ تفتیش شروع کر دی ہے۔

تحقیق: خالد نجیب خان (معاون مرکزی شعبہ نشر و اشاعت)

The upshot of my discussion is that the truth which is essential for the happiness and peace (of both individual as well as social at the widest level) is all there and complete in the Qur'an and the Sunnah (i.e., the tradition and practice of the Prophet *SAAW*). Whoever amongst Muslims studies the Holy Qur'an and the life of Prophet of Islam *(SAAW)* in earnest must face the question: "Are you ready to follow the heights that Allah *(SWT)* shows you and be a witness to this unto the world?" I believe that the need of the hour is to explain and spread the teachings and wisdom of the Holy Qur'an, first among the Muslims themselves and then among the entire humankind. This can be achieved only through sincere and tireless efforts of those young men who decide to dedicate their lives for learning and teaching the Book of Allah *(SWT)*.

Ref: An excerpt from the English translation of the Book قرآن اور امن عالم by Dr Israr Ahmad *(RAA)*; "The Qur'an and World Peace" [Translated by Dr. Absar Ahmad]

امیر تنظیم اسلامی کی چیدہ چیدہ مصروفیات

(15 تا 21 مئی 2025ء)

جمعرات 15 مئی: صبح لاہور آمد ہوئی۔ مرکزی عاملہ کے اجلاس کی صدارت کی۔ دوپہر کو شعبہ تعلیم و تربیت اور نظامت اور شام کو شعبہ سمع و بصر کے اجلاسوں کی صدارت کی۔

جمعۃ المبارک 16 مئی: دن کو قرآن اکیڈمی لاہور میں جاری رجوع الی القرآن کورس کے طلبہ سے سوال و جواب کی نشست ہوئی۔ مرکزی شعبہ نشر و اشاعت کے اجلاس کی صدارت کی۔ بعدازاں مشیر خصوصی ایوب بیگ مرزا صاحب سے قبل از نمازِ جمعہ مختصر ملاقات کی۔ تقریر اور خطبۂ جمعہ مسجد جامع القرآن قرآن اکیڈمی لاہور میں ارشاد فرمایا اور جمعہ کی نماز پڑھائی۔ شام کو شعبہ نظامت کے ایک اور اجلاس کی صدارت کی۔

ہفتہ 17 مئی: دن کو شعبہ مالیات کے اجلاس کی صدارت کی۔ دوپہر تین بجے تا نماز عشاء حلقہ لاہور شرقی کے تنظیمی دورہ کی مصروفیت رہی۔ حلقہ کے ذمہ داران کے ساتھ تعارف اور سوال جواب کی نشست نیز حلقہ کے کل رفقاء کے اجتماع میں حلقہ اور نئے شامل ہونے والے رفقاء کے تعارف، سوال و جواب کی نشست اور بیعت مسنونہ کا اہتمام ہوا۔

اتوار 18 مئی: صبح حلقہ سرگودھا کے تنظیمی دورہ کے لیے روانگی ہوئی۔ حلقہ کے کل رفقاء کے اجتماع میں حلقہ اور نئے شامل ہونے والے رفقاء کے تعارف، سوال و جواب کی نشست اور بیعت مسنونہ کا اہتمام ہوا۔ مزید براں حلقہ کے ذمہ داران کے ساتھ تعارف اور سوال و جواب کی نشست کا بھی اہتمام ہوا۔ رات کو لاہور سے کراچی روانگی ہوئی۔

منگل 20 مئی: بعد نمازِ ظہر ایک دیرینہ پڑوسی کی والدہ مرحومہ کے جنازہ میں شرکت کی۔

بدھ 21 مئی: بعد نمازِ ظہر حلقہ کراچی وسطی میں رہائش پذیر دیرینہ رفیق جناب بشارت حسین کے والد مرحوم کے جنازہ میں شرکت کی۔

پریس ریلیز 23 مئی 2025ء

شجاع الدین شیخ

18 سال سے کم عمر کی شادی پر پابندی خلافِ اسلام اور شرم ناک ہے

18 سال سے کم عمر کی شادی پر پابندی خلافِ اسلام اور شرم ناک ہے۔ یہ بات تنظیم اسلامی کے امیر شجاع الدین شیخ نے ایک بیان میں کہی۔ اُنہوں نے کہا کہ قومی اسمبلی اور سینیٹ سے پاس کردہ بل جس کے مطابق نکاح رجسٹرار 18 سال سے کم عمر جوڑوں کے نکاح کا اندراج نہ کرنے کا پابند ہوں گا اور ایسا کرنے پر لڑکے، نکاح رجسٹرار اور گواہوں کو قابلِ دست اندازی جرم قرار دے کر سب پر بامشقت قید اور جرمانے کی سزا عائد ہوگی۔ پھر یہ کہ نکاح کو بھی فاسد قرار دیا جائے گا۔ یہ سب قرآن وسنت کی صریح خلاف ورزی ہے۔ اُنہوں نے حیرت کا اظہار کیا کہ اسلامی جمہوریہ پاکستان میں اسلامی تعلیمات کی کھلم کھلا خلاف ورزی پر مبنی اس بل کو اس قدر سرعت کے ساتھ کیسے پاس کر دیا گیا۔ ایک طرف تو ملک وقوم کو دشمن کے حملہ سے محفوظ رکھنے اور جوابی کارروائی کے لیے قرآن پاک کی اصطلاح ''بُنْيَانٌ مَّرْصُوْصٌ'' کے نام سے آپریشن کیا گیا جو کہ ناگزیر تھا اور اللہ تعالیٰ کی مدد سے دشمنانِ اسلام و پاکستان کو منہ توڑ جواب دیا گیا۔ لیکن دوسری طرف دین کی واضح تعلیمات کی سرعام حکم عدولی کا کیا مطلب؟ حقیقت یہ ہے کہ عالمی سطح پر اسرائیل، امریکہ اور بھارت پر مشتمل ابلیسی اتحادِ ثلاثہ سمیت عالمِ کفر ہر قیمت پر پاکستان کو بھرپور نقصان پہنچانے کی ہر ممکن کوشش کر رہا ہے جس کی تازہ مثال 6 سے 9 مئی تک بھارت کی جانب سے امریکی، فرانسیسی، روس اور اسرائیلی ہتھیاروں کے ساتھ پاکستان بھر پر حملے تھے۔ یہ تو اللہ کی خاص نصرت تھی کہ اُس نے پاکستان کو جوابی کارروائی کر کے تمام دشمنوں کے دانت کھٹے کرنے کی توفیق عطا فرمائی۔ لیکن اگر حکومتِ پاکستان اور مقتدر حلقے قرآن پاک اور سنت رسول ﷺ کے ایک حکم پر عمل کریں گے اور دوسرے حکم سے کھلی روگردانی کریں گے تو سورۃ البقرۃ کی آیت 85 کے مطابق نہ صرف دنیا کی زندگی میں ذلت و رسوائی کا سامنا کرنا پڑے گا بلکہ آخرت میں شدید ترین عذاب کے مستحق ہوں گے۔ اُنہوں نے صدرِ مملکت سے مطالبہ کیا کہ اس غیر شرعی بل پر دستخط نہ کریں تاکہ یہ قانون کا حصہ نہ بن سکے۔ اُنہوں نے حکومتِ پاکستان اور مقتدر حلقوں سے مطالبہ کیا کہ ''بُنْيَانٌ مَّرْصُوْصٌ'' کی اصل اور مکمل روح، اور اُس کے تقاضوں کو پورا کرتے ہوئے مملکتِ خداداد پاکستان کو صحیح معنوں میں اسلامی ریاست بنانے کی طرف بھرپور پیش قدمی کی جائے تاکہ اپنی دینی ذمہ داریوں کو ادا کر کے ہم دنیا اور آخرت دونوں میں سرخرو ہو سکیں۔ (جاری کردہ: مرکزی شعبہ نشر و اشاعت، تنظیم اسلامی، پاکستان)

The Qur'an and Race Relations

By: Raza ul Haq

Obviously, Qur'anic teachings can give lead to the rest of the world on the question of race relations. Islam has the best record of racial tolerance. Its mosque and pilgrimage gatherings have known no racial discrimination. The message of Islam has completely rejected racial prejudice or superiority of one race over the other. Even the western non-Muslim scholars admit this, the historian Arnold Toynbee among them. He writes:

> "The extinction of race consciousness as between Muslims is one of the outstanding moral achievements of Islam, and in the contemporary world there is, as it happens, a crying need for the propagation of this Islamic virtue. The forces of racial toleration, which at present seem to be fighting a losing battle in a spiritual struggle of immense importance to mankind, might still regain the upper hand if any strong influence militating against racial consciousness were now to be thrown into the scales. It is conceivable that the spirit of Islam might be the timely reinforcement which would decide this issue in favor of tolerance and peace."
>
> *(A. J. Toynbee, Civilization an Trial, Oxford university Press, 1948, pp. 205-6)*

The disregard of color and race in the Muslim world is expressed by Malcolm X in a moving account of his experiences in Makkah. He wrote:

> "For the past week, I have been utterly speechless and spellbound by the graciousness I see displayed at around me by people of all colors…. You may be shocked by these words coming from me. But on this pilgrimage, what I have seen and experienced, has forced me to rearrange much of my thought patterns previously held, and to toss aside some of my previous conclusions…. Perhaps if White Americans could accept in reality the Oneness of mankind - and cease to measure and hinder and harm others in terms of their "differences" in color, …. Each hour here in the Holy Land enables me to have greater spiritual insight into what is happening in American between black and white."
>
> *(The Autobiography of Malcolm X by Malcom X)*

It is most unfortunate that, to the total neglect of such magnificent teachings of universal brotherhood, Muslims themselves are taking to various secular slogans for uniting cross-sections of the world population on the basis of racial and national loyalties. It is height of insanity that people who produced the finest examples of human equality and brotherhood in their past on the basis of their faith alone are now adopting racial and ethnic nationalism as a panacea for their social and political ills. To give an historical example, Omar Ibn Al-Khattab *(RAA)* who belonged to the respectable Arab tribe of Quraish and was the head of the then largest Muslim State of his time, used to address Bilal *(RAA)* — a black Muslim and a former slave of humble means — as *Sayyidina* (our master).

Vol: 34 Regd. No. C.P.L NO.114 No.20

Weekly **Nida-e-Khilafat** Lahore